باب ۱۶۹

واقعہ افک پر قرآن کا بیانیہ اور ہدایات

۱۲۱: سُوۡرَۃُ النُّوۡر [۲۴- ۱۸ قد افلح]

نزولی ترتیب پر ۱۲۱ ویں تنزیل، ۲۸ ویں پارے میں وارد ۲۴ ویں سورت

نمبر شمار	نمبر شمار آیات	آیات کو جو عنوان دیا گیا ہے	خطبہ کا کوڈ
۱	آیات ۱ تا ۱۰	زنا کی سزائیں اور لعان کا طریقہ	3
۲	آیات ۱۱ تا ۲۳	واقعہ افک پر قرآن کا بیانیہ	1
۳	آیات ۲۴ تا ۳۰	واقعہ افک کے بعد اصلاحات-۱	2.1
۴	آیات ۳۱ تا ۳۴	واقعہ افک کے بعد اصلاحات-۲	2.2
۵	آیات ۳۵ تا ۴۰	خطابِ عام: نور والے اور بے نور لوگ-۱	4.1
۶	آیات ۴۱ تا ۴۵	خطابِ عام: آثارِ کائنات سے سامانِ عبرت-۲	4.2
۷	آیات ۴۶ تا ۵۴	منافقین پر زجر و توبیخ	5
۸	آیات ۵۵ تا ۵۷	اہلِ ایمان کو بشارت، جو منافقین بھی سُنیں	6
۹	آیات ۵۸ تا ۶۱	واقعہ افک کے بعد اصلاحات-۳	2.3
۱۰	آیات ۶۲ تا ۶۴	اختتامیہ اہلِ ایمان کو رسول کی نصرت کی ہدایت	7

خطباتِ سورہ

1: افک، 2: اصلاحات، 3: سزائیں، 4: خطابِ عام، 5: منافقین، 6: بشارت، 7: اختتامیہ

باب ۱۶۹

واقعہ افک پر قرآن کا بیانیہ اور ہدایات

۱۲۱: سُوۡرَۃُ النُّوۡر [۲۴-۱۸ قد افلح]

جس طرح سورہ انفال، غزوہ بدر پر اور سورۃ الحشر غزوہ بنو نضیر پر اللہ تعالیٰ کے تبصرے ہیں، اسی طرح سُوۡرَۃُ النُّوۡر اور سورۃ المنافقون، غزوہ بنوالمصطلق کے بعد نازل ہونے والی دو(۲) سورتیں ہیں جو اس غزوے کے دوران منافقین کے ڈالے ہوئے دو(۲) فتنوں کو زیرِ بحث لاتی ہیں۔ پچھلے باب میں آپ نے واقعہ افک کی تفصیلات ملاحظہ فرمالیں، اس باب میں ہم اس واقعے کے اوپر خالقِ کائنات کا بیانیہ یعنی سُوۡرَۃُ النُّوۡر کا مطالعہ کریں گے۔

سورۃ کے مضامین کے مطالعے سے قبل اس سورت کی موضوعاتی تنظیم اور اس کے مختلف اجزا کی نزولی ترتیب پر گفتگو ضروری ہوگی۔ اِن دونوں ترتیبوں کے ادراک حاصل ہو جانے سے، اس سورت کے مضامین پر بخوبی استحضار حاصل ہو سکے گا۔ سب سے پہلے یہ جانیے کہ اس سورت میں سات(۷) موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے: ۱: افک، ۲: اصلاحات، ۳: سزائیں، ۴: خطابِ عام، ۵: منافقین، ۶: بشارت، ۷: اختتامیہ ہر خطبہ اوپر بیان کیے گئے سات موضوعات میں سے کسی ایک موضوع پر ہے۔ موضوع نمبر-۲ یعنی اصلاحات پر تین مختلف خطبات ہیں اور موضوع نمبر-۴ یعنی خطاب عام کے دو خطبات ہیں۔ اِس طرح پوری سورت دس(۱۰) خطبات پر مشتمل ہے۔ پچھلے صفحے پر دیے گئے جدول میں ہر خطبے کو ایک سطر میں لکھا گیا ہے۔

موضوعاتی ترتیب یہ سمجھ میں آتی ہے کہ سب سے پہلے اُس بے ہودہ بات کی جو لوگ ایک دوسرے سے سُن کر دہرا رہے تھے سختی سے تردید کی گئی اور اُسے ایک بہتان (افک مبین) قرار دیا گیا۔ ترتیب تلاوت میں یہ آیات ۱۱تا۲۳ ہیں۔ اغلباً یہ اُس سورت کی سب سے پہلے نازل ہونے والی آیات ہیں۔ سورت کی باقی آیات دو چار روز میں آگے پیچھے نازل ہوتی رہی ہوں گی [واللہ اعلم] اُن کی نزولی ترتیب کا کوئی حقیقی علم ہمیں نہیں ہے۔ موضوع کے اعتبار سے تفہیم اور تدریس کی خاطر ہم ساتوں موضوعات پر تمام دس خطبات کا تذکرہ کر رہے ہیں۔

پہلا خطبہ

پچھلے باب میں آپ نے واقعہ افک کی تفصیلات ملاحظہ فرمالیں۔ آپ نے یہ بھی پڑھ لیا کہ حقائق سے پردہ اُٹھنے سے قبل نبی اکرم ﷺ اپنی بیوی سیّدہ عائشہ کے میکے، یعنی اپنی سسرال تشریف لے گئے تھے اور اُن سے

دریافت کررہے تھے کہ اِسی اثنا میں جبریل امین نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے آپؐ پر سورہ نور کی دس آیات [۱۱تا ۲۰] نازل فرمائیں۔اِن آیات میں آپؓ کی برأت کے ساتھ اس پورے واقعے پر اللہ تعالیٰ کا تبصرہ اور اس دوران مسلم سوسائیٹی کی انفرادی اور اجتماعی کوتاہیوں کی نشان دہی اور صحیح طریق اور روّیے کی جانب رہ نمائی بھی تھی۔آپؓ کے میکے میں، اغلباً یہیں، یاہو سکتا ہے کچھ دیر بعد باہر کسی جگہ، آپؐ کے سسر نے جب اپنی بیٹی کی برأت اور پاکدامنی کا اللہ رب العالمین کی جانب سے فیصلہ سُن لیا تو قسم کھائی کہ آیندہ سے وہ اپنی بیٹی پر اس بہتان کی تشہیر کرنے والے اپنے رشتہ دار مسطحؓ کی مالی اعانت نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے روح الامینؑ مزید تین آیات [۲۱تا۲۳] لے کر آئے جس میں منع کیا گیا کہ نیکی نہ کرنے کی قسم کھانا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔یوں یہ تیرہ آیات ۱۱تا۲۳ اس سورہ مبارکہ کے پہلے خطبے کی تشکیل کرتی ہیں، جو براہِ راست واقعہ افک پر رب العالمین کا بیانیہ ہے۔

دوسرا، تیسرا اور چوتھا، تین اصلاحی خطبات

رب العالمین نے اُس نازیبا، بہتان اور افواہوں کی گرم بازاری کی سختی سے تردید کے ساتھ تین خطبات پر مشتمل اصلاحی ضابطوں کا ایک مجموعہ امت مسلمہ کو عطا کیا جس کے ذریعے اسلامی معاشرے میں حدِاعتدال سے متجاوز شہوانی اور جنسی سرگرمیوں کو روکنے کی تدابیر ہیں۔یہ ضوابط کا مجموعہ تین ذیلی خطبات پر مشتمل ہے اور اللہ جانتا ہے کہ یہ ایک ساتھ نازل ہوئے ہیں یا تین مختلف یا متعدد مختلف اوقات میں۔

پہلا اصلاحی خطبہ: یہ خطبہ آیات ۲۴تا ۳۰ پر مشتمل ہے۔اِس میں رشتے طے کرنے کا یہ اصول بیان کیا گیا ہے کہ نیک لڑکیاں/عورتیں احتیاط سے نیک لڑکوں/مردوں کو بیاہی جائیں نہ کہ خبیث، زناکار یا اُس کا ذوق وشوق رکھنے والوں کو۔اسی طرح نیک لڑکے/مرد اپنے گھر میں پاک دامن اور نیک بیویاں لے کر آئیں نہ کہ زنا کی شوقین خبیث خواتین اپنے گھروں میں بسالیں۔اِس خطبے میں فرمایا گیا کہ لوگ گھر میں سلام کر کے داخل ہوں، مسلمان مرد حضرات گھور کر غیر خواتین کو دیکھ کر لطف اندوزی نہ کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں [بد نگاہی، فحاشی اور زنا سے مجتنب رہیں]

دوسرا اصلاحی خطبہ، یہ خطبہ ۳۱تا ۳۴ پر مشتمل ہے۔اِس میں مومن عورتوں سے کہا گیا کہ وہ مردوں/نوجوان

لڑکوں کو گھور کر نہ دیکھیں اور اپنے لباس اور زیور کی زیب و زینت کو اور اپنے میک اپ کو سوائے محرم مردوں کے کسی اور پر ظاہر نہ ہونے دیں، اپنے گریبانوں پر دوپٹہ یا اوڑھنی ڈالیں۔اس خطبے میں محرم مردوں کی فہرست بھی دی گئی ہے۔اُس وقت عرب میں جو لونڈی اور غلاموں کا رواج تھا، اُن کے بارے میں کہا گیا کہ اُن کو نکاح پر ابھارو اور اُن کی شادی میں مدد کرو اور اپنی لونڈیوں سے پیشہ نہ کراؤ۔

تیسرا اصلاحی خطبہ، یہ خطبہ چار آیات ۵۸ تا ۶۱ پر مشتمل ہے۔اِس میں کہا گیا ہے کہ میاں بیوی کے کمرے میں، بچوں سمیت گھر کے تمام افراد اور رشتے دار تین خلوت کے اوقات میں بغیر اجازت داخل نہیں ہو سکتے۔اس خطبے میں بتایا گیا کے سوائے ہوٹلوں، ریسٹ ہاؤسوں وغیرہ پبلک مقامات کے کہیں بھی کسی گھر میں بلا اجازت داخلہ منع ہے، ساتھ یہ بھی بتایا گیا کہ کن رشتے داروں کے گھروں میں بلا تکلف کھایا پیا جا سکتا ہے اور وہاں کھانا پینا حق بنتا ہے۔

پانچواں خطبہ

پانچواں خطبہ اس سورہ کی پہلی دس آیات ہیں جن میں کہا گیا کہ زانیہ اور زانی، دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔اور، اگر تم اللہ اور قیامت کے دِن پر یقین رکھتے ہو۔ساتھ ہی الزام لگانے والے پر پابندی لگائی کہ وہ چار گواہ لے کر آئے وگرنہ اُس کو اسّی کوڑے مارے جائیں گے،اسی خطبے میں شوہر کو اپنی بیوی پر الزام لگانے اور بیوی کو اس کا جواب دینے کا طریقہ بیان کیا گیا۔

چھٹا اور ساتواں خطبہ، خطباتِ عام

اب تک گزرے ہوئے پانچوں خطبات کے مخاطبین صرف مسلمان تھے، اگلے دو خطبات میں اہلِ ایمان سمیت تمام گروہ، چاہے وہ منکرین، مشرکین، اہلِ کتاب یا منافقین یا کوئی اور سننے والا ہو سب ہی اِن خطبات کے مخاطبین میں شامل ہیں۔

پہلا خطابِ عام [چھٹا خطبہ] یہ خطبہ ۳۵ تا ۴۰ پر مشتمل ہے۔اِس میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ اس کائنات کا نور ہے، ہدایت دہندہ ہے، سراپا ہدایت ہے جسے زندگی گزارنے کے لیے اہلِ ایمان، وحی الٰہی کو حاکم

ماننے والے لوگ ہی پاتے وہ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ہو جاتے ہیں اور اپنے آباؤاجداد کے فلسفوں اور عقل اور فلسفے کی بھول بھلیوں میں گم ہو جانے والے بے نور رہتے ہیں اور اندھیروں اور تاریکیوں میں اچھی زندگی گزارنے کے چکر میں سراب کے پیچھے دوڑتے اور ناکام تجربات کرتے ہیں، جیسے اندھیری، گھٹاٹوپ سیاہ رات میں گہرے سمندر کی تہہ میں اتر گئے ہوں اور خشکی پر جانے کا راستا تلاش کر رہے ہوں۔

دوسرا خطابِ عام [ساتواں خطبہ]   یہ پانچ آیتوں ۴۱تا۴۵ پر مشتمل خطبہ ہے۔اِس میں بیان کیا گیا ہے کائنات کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کر رہی ہے، پر پھیلائے اُڑتے پرندے، بادلوں کا چلنا سمٹنا، برسنا؛ رات اور دن کا پیہم ایک دوسرے کے پیچھے چلے آنا؛ زمین پر قسم، قسم کی حیات، پرندے، مویشی، درندے، کیڑے، مچھلیاں؛ تمام چیزیں اللہ کی قدرت کا شاہ کار ہیں سب ہی اللہ کی تسبیح کرتی اور اپنے انداز سے نماز ادا کرتی ہیں جیسے اللہ نے سکھائی ہے، کیا انسانوں کے لیے موقع نہیں آیا ہے کہ اپنے رب کے آگے جھک جائیں۔

آٹھواں خطبہ

نو(۹) آیات ۴۶تا۵۴ پر مشتمل اِس آٹھویں خطبے میں منافقین کی قول و عمل کے میدان میں دوغلی زندگی اور دورنگی پالیسی کا بیان ہے۔ واقعہ افک کے پیچھے اصل کردار منافقین وہ لوگ تھے جو اپنے سارے رشتہ داروں، عزیزوں، دوستوں سے کٹ جانے کے ڈر سے اپنے آپ کو اسلام سے کاٹ نہیں سکتے تھے،اِن کا اسلام اِن کے حلق سے نیچے نہیں اترتا تھا، یعنی بس دکھاوے کا ایک زبانی اعلان تھا، جیسا آج کے مسلمانوں کی اکثریت کا حال ہے۔ یہ ایمان والے ہی نہیں ہیں ایمان لانے والے اللہ اور رسُولؐ سے (اسلام کی شریعت سے) اپنے باہمی نزاعات کے فیصلے بخوشی تسلیم کرتے ہیں منافق اللہ کی قسمیں کھا کر اللہ اور رسول کے لیے جانیں قربان کرنے کی باتیں کرتے ہیں، کہا گیا ہے کہ قسمیں نہ کھاؤ، تمھاری جانب سے سیدھی طرح اطاعت درکار ہے، وہی بہت ہے، تمھارے کرتُوتوں سے اللہ بے خبر نہیں ہے۔

نواں خطبہ

تین(۳) آیات ۵۵تا۵۷پر مشتمل نویں خطبے میں اہلِ ایمان کو دنیااور آخرت میں کامیابیوں کی بشارت دی جارہی ہے، جو منافقین کو بھی سنانی مقصود ہے کہ اگر قبولِ حق کی کوئی رمق باقی ہے تواِن دو جہانوں کی کامیابی کے لیے اسلام کی طرف پلٹ آئیں۔ اِس خطبے میں فرمایا گیاہے کہ صالح مسلمانوں کے ساتھ اللہ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ اُن کو زمین میں اقتدار بخشے گااور اُن کی حالتِ خوف کو امن سے بدل دے گا، پس وہ میری ہی بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی چیز کو میرا شریک نہیں ٹھہرائیں۔ اور جو منافقین کی مانند دورَنگی اختیار کریں گے وہی لوگ فاسق ہیں۔ زمین پر مقتدر طاقتیں اللہ کو ہر گز شکست نہیں دے سکیں گی، منکرین ومنافقین [نام کے مسلمانوں] کاابدی ٹھکانا آتشِ دوزخ ہے۔

سورۂ مبارکہ کاآخری خطبہ، دسواں خطبہ

نویں کی مانند یہ بھی صرف تین(۳) آیات پر مشتمل گفتگو کو سمیٹتا ہواآخری آیات، ۶۲ تا۶۴ پر مشتمل دسواں خطبہ ہے۔اِس میں مسلمانوں کو اللہ کے رسول کی نصرت پر ابھارا گیاہے۔ کہا جارہاہے کہ مسلمان تو بس وہی ہیں جو صدقِ دل سے ایمان لاتے ہیں اور غلبہ دین کے کسی اجتماعی کام کے دوران اجازت لیے بغیر نہیں جاتے، ایسے ہی لوگوں کا اللہ اور اُس کے رسُولؐ پر ایمان معتبر ہے، منافقین، اعلائے کلمۃ اللہ کی مہمات میں نظر بچا کر چپکے سے سرک جاتے ہیں۔(اہلِ ایمان کو) ڈرناچاہیے کہ وہ منافقین کے پھیلائے کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں، جس روز لوگ اللہ کے حضور پلٹائے جائیں گے تواُنھیں بتادیا جائے گاکہ وہ کیاکچھ کرکے آئے ہیں وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

۳: زنا کی سزائیں اور لعان کا طریقہ

سُوْرَةُ النُّوْر [آیات ۱ تا ۱۰]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سُوۡرَۃٌ اَنۡزَلۡنٰہَا
وَ فَرَضۡنٰہَا وَ اَنۡزَلۡنَا فِیۡہَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ
لَّعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِیَۃُ وَ الزَّانِیۡ
فَاجۡلِدُوۡا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنۡہُمَا مِائَۃَ جَلۡدَۃٍ ۪
وَّ لَا تَاۡخُذۡکُمۡ بِہِمَا رَاۡفَۃٌ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اِنۡ
کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ۚ وَ
لۡیَشۡہَدۡ عَذَابَہُمَا طَآئِفَۃٌ مِّنَ
الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲﴾ اَلزَّانِیۡ لَا یَنۡکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً
اَوۡ مُشۡرِکَۃً ۫ وَّ الزَّانِیَۃُ لَا یَنۡکِحُہَاۤ اِلَّا
زَانٍ اَوۡ مُشۡرِکٌ ۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی
الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۳﴾ وَ الَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ
ثُمَّ لَمۡ یَاۡتُوۡا بِاَرۡبَعَۃِ شُہَدَآءَ
فَاجۡلِدُوۡہُمۡ ثَمٰنِیۡنَ جَلۡدَۃً وَّ لَا تَقۡبَلُوۡا
لَہُمۡ شَہَادَۃً اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ
الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۴﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ
ذٰلِکَ وَ اَصۡلَحُوۡا ۚ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵﴾ وَ
الَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ اَزۡوَاجَہُمۡ وَ لَمۡ یَکُنۡ
لَّہُمۡ شُہَدَآءُ اِلَّاۤ اَنۡفُسُہُمۡ فَشَہَادَۃُ
اَحَدِہِمۡ اَرۡبَعُ شَہٰدٰتٍۭ بِاللّٰہِ ۙ اِنَّہٗ لَمِنَ
الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۶﴾ وَ الۡخَامِسَۃُ اَنَّ لَعۡنَتَ اللّٰہِ
عَلَیۡہِ اِنۡ کَانَ مِنَ الۡکٰذِبِیۡنَ ﴿۷﴾

یہ ایک سُورت ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے اور جس کو فرض ٹھہرایا ہے، اور اس میں ہم نے واضح ضابطے نازل کیے ہیں شاید کہ تمھیں یاد دہانی رہے ﴿۱﴾ زانیہ اور زانی، دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔ اور اگر تم اللہ اور قیامت کے دِن پر یقین رکھتے ہو تو ترس کھانے کا جذبہ اللہ کے دین کے معاملے میں تمھارے آڑے نہ آئے۔ اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ موجود ہونا چاہیے ﴿۲﴾ زانی نکاح نہ کرے مگر زانیہ کے ساتھ یا مشرکہ کے ساتھ۔ اور زانیہ عورت کے ساتھ کوئی شریف صالح مومن نکاح نہ کرے مگر زانی یا مشرک (کے ساتھ ہی وہ مناسب ہیں)۔ اور وہ مومنین پر حرام کر دی گئی ہیں ﴿۳﴾ اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر الزام لگائیں، پھر چار گواہ لے کر نہ آئیں، ان کو اَسّی کوڑے مارو اور اُن کی گواہی کبھی قبول نہ کرو، اور وہ خود ہی فاسق ہیں ﴿۴﴾ سوائے اُن لوگوں کے جو اس حرکت کے بعد تائب ہو جائیں اور اصلاح کر لیں، یہ اس لیے کہ اللہ غفور و رحیم ہے ﴿۵﴾ اور جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام لگائیں اور ان کے پاس خود ان کے اپنے سوا دُوسرے گواہ نہ ہوں تو ایسے لوگوں میں ایک شخص (یعنی الزام لگانے والے شوہر) کی اکیلی شہادت اس طرح قابل لحاظ ہو گی کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ وہ پنے الزام کے دعوے میں سچا ہے ﴿۶﴾ اور پانچویں بار کہے کہ اُس پر اللہ کی لعنت ہوا گر وہ جھوٹا ہو ﴿۷﴾

کلام مجید کی چند اہم ترین سورتوں میں سُوْرَۃُ النُّوْر ایک مقام رکھتی ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ ایک سُورت ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے اور جس کو ہم نے تمھاری معاشرتی زندگی کے لیے بطور احکام فرض ٹھہرایا ہے، اور اس میں ہم نے تمھارے لیے واضح ضابطے نازل کیے ہیں شاید کہ بوقتِ ضرورت تمھیں یاد دہانی رہے۔ نکاح کے دائرے سے باہر جسمانی تعلق قائم کرنے والی عورت اور قائم کرنے والے مرد یعنی (غیر شادی شدہ) زانیہ اور زانی، دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔ اور، اگر تم اللہ اور قیامت کے دِن اللہ کے سامنے حاضر ہونے پر یقین رکھتے ہو تو نام نہاد انسانی حقوق اور آزادی کے مغالطے میں یا نرمی اور ترس کھانے کا جذبہ اللہ کے دین (قوانین) کو جاری کرنے کے معاملے میں تمھارے آڑے نہ آئے۔ اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ موجود ہونا چاہیے۔ مسلم معاشرے میں زناکار اور یہ ذوقِ بد رکھنے والے اِس قابل ہرگز نہیں کہ کوئی مومنہ صالحہ اُن کے نکاح میں آئے، کوئی زانی جس نے زنا سے توبہ نہیں کی ہو اور صالح زندگی کی جانب نہ لگ گیا ہو نکاح نہ کرے مگر زانیہ کے ساتھ یا مشرکہ کے ساتھ۔ اور زانیہ عورت جو اِس شوقِ بد کی عادی ہو اور توبہ کر کے عفت کی زندگی گزارنے پر نہ آگئی ہو اُس کے ساتھ کوئی شریف صالح مومن نکاح نہ کرے مگر وہ زانی یا مشرک ہی کے لائق ہے۔ اور ایسی بدکار عورتیں صالح مومنین پر حرام کر دی گئی ہیں۔ اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر (زنا کا) الزام لگائیں، پھر اپنے الزام کے ثبوت میں چار گواہ لے کر نہ آئیں، ان کو اَسّی کوڑے مارو اور یہ انتہائی فاسق، ناقابل اعتبار ہیں مرتے دم تک اِن سے کسی معاملے میں اِن سے گواہی کبھی قبول نہ کرو، اور وہ خود ہی بالطبع فاسق ہیں، سوائے اُن لوگوں کے جو اس حرکت کے بعد سچے دل سے تائب ہو جائیں اور اصلاح کر لیں جس کا اثر اُن کی زندگیوں میں نظر آتا ہو، یہ معافی اس لیے کہ اللہ غفور و رحیم ہے۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام لگائیں اور ان کے پاس خود ان کے اپنے سوا دوسرے گواہ نہ ہوں تو ایسے لوگوں میں ایک شخص کی یعنی خود اُن کی اکیلی شہادت اس طرح قابل لحاظ چار شہادتوں کی قائم مقام ہو گی کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ وہ پنے الزام کے دعوے میں سچا ہے اور پانچویں بار کہے کہ اُس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ پنی بیوی پر الزام لگانے میں جھوٹا ہو۔

وَ يَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۸﴾ وَ الْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۹﴾ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ
١٦ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾

عورت کے سزا سے بچنے کی سبیل اب بس یہی ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ یقیناً یہ شخص جھوٹا ہے ﴿۸﴾ اور پانچویں مرتبہ کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب ٹوٹے اگر وہ سچا ہو ﴿۹﴾ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر نہ ہوتا تو بڑی مشکل میں پڑ جاتے، وہ تو توبہ قبول کرنے والا اور حکمت والا ہے ﴿۱۰﴾ ع

اور اس واحد گواہی کے بعد عورت کے سزا سے بچنے کی سبیل اب بس یہی ہے کہ وہ بھی اس کے مقابلے میں چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ یقیناً یہ شخص (اُس کا شوہر) اپنے الزام میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب ٹوٹے اگر وہ اپنے الزام میں سچا ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر نہ ہوتا تو تم بیویوں پر الزام کے معاملہ سے نبٹنے میں بڑی مشکل میں پڑ جاتے اور اللہ تمھیں مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا، وہ تو توبہ قبول کرنے والا ہے۔

واقعہ افک کا اختتام، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاک دامنی کا اعلان

سُوْرَۃُ النُّوْر [آیات ۱۱ تا ۲۳]

آنے والی سطور میں ہم اُن دس آیات پر مشتمل خالقِ کائنات کے بیانیے سے اخذ شدہ معلومات پر گفتگو کریں گے جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے میکے میں اس وقت نازل ہوئیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں جا کر اُن سے براہِ راست معاملہ دریافت کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ "اے عائشہ رضی اللہ عنہا! مجھے تمھارے متعلق یہ خبریں پہنچی ہیں۔ اگر تم بے گناہ ہو تو امید ہے کہ اللہ تمھاری برأت ظاہر فرما دے گا۔ اور اگر واقعی تم کسی گناہ میں مبتلا ہوئی ہو تو اللہ سے توبہ کرو اور معافی مانگو، بندہ جب اپنے گناہ کا معترف ہو کر توبہ کرتا ہے تو اللہ معاف کر دیتا ہے"۔ اِن آیات کو ہم نے گزشتہ باب (۱۶۹) کے آخری حاشیے میں بمع اِن کے اردو میں ترجمے اور مفہوم کے نقل کیا ہے۔ اس بیانیے سے اخذ شدہ معلومات کو ایک ترتیب پر درج کر رہے ہیں کہ اِن کے مطالعے کے بعد تلاوتِ آیات کے دوران آیات کا فہم اور اُن پر تدبر آسان ہو جائے۔

۱. جھوٹوں کے پاس کوئی شہادت نہیں محض سوئے ظن ہے
۲. فحش طبع اور بے حیائی کے خو گر منافقین کو اللہ خوب جانتا ہے
۳. مسلمانوں کے درمیان مخلوط معاشرے اور بے حیائی کو فروغ دینے والے مجرم ہیں
۴. اس فتنے میں کس کا حصہ سب سے زیادہ تھا
۵. حسنِ ظن کی کمی کیوں ہوئی، کیوں نہ وہ انتہاؤں کو پہنچا!
۶. کیوں نہ بے ساختہ اور باجماعت سب نے یہ کہا کہ یہ بہتانِ عظیم ہے!
۷. یہ آزمائش خرابی کا نہیں بلکہ خیر کا باعث بنی ہے

جھوٹوں کے پاس کوئی شہادت نہیں محض سوئے ظن ہے

اللہ تو یقیناً جانتا ہے کہ عبداللہ بن ابی اور منافقین کے ٹولے نے جو الزام لگایا اُس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اپنے براہِ راست علم کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے اس بات کو بیانیے کے آغاز میں جَآءُوْ بِالْاِفْكِ اور هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ کہہ کر بتادیا کہ یہ صریح بے بنیاد بہتان ہے۔ اللہ کو فیصلہ کرنے کے لیے شہادتوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ ہر کھلے اور چھپے کا، ماضی اور مستقبل کا جاننے والا ہے۔ آنے والے دنوں میں اس طرح کی الزام تراشی کرنے والوں کے لیے ایک قانون سُوْرَةُ النِّسَآء کی ۱۵ ویں آیہ مبارکہ میں پچھلے برس نازل ہو چکا تھا۔

وَ الّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ....﴿۱۵﴾ اور تمھاری عورتوں میں سے جو فحاشی کا ارتکاب کریں اُن پر اپنے درمیان سے چار آدمیوں کی گواہی لو [سُوْرَةُ النِّسَآء]

الزام لگانے والوں کے بہتان محض خیالی تھے اور اِن کے پاس کوئی گواہی نہیں تھی لہٰذا اب بیان شدہ قانون کے مطابق بھی یہ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں اور قابلِ سزا ہیں۔ چناں چہ فرمایا گیا: فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓىٕكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾

فحش طبع اور بے حیائی کے خوگر منافقین کو اللہ خوب جانتا ہے

اگرچہ جنگِ احزاب میں مشرکین کے متحدہ حملے کو ناکام بنانے اور رسول اللہؐ کے اس اعلان کے بعد آئندہ مشرکین ہم پر چڑھائی نہیں کرسکیں گے اب ہم اِن پر چڑھائی کریں گے اور اگلے ہی دن بنو قریظہ کو گھیر لینے اور اِن کے تمام قابلِ جنگ بالغ مردوں کو سزائے موت دینے کے بعد مدینے میں سوائے گروہِ منافقین کے مسلمانوں کا کوئی اور دشمن باقی نہیں بچا تھا۔ اِن میں سے کچھ کا نفاق اتنا ظاہر تھا کہ ہر ایک اُس سے واقف تھا لیکن ایک تعداد اُن کی ایسی تھی جن سے اہلِ ایمان واقف نہیں تھے۔ اس بیانیے میں اُن کی یہ پہچان بتائی گئی کہ وہ مسلم معاشرے میں بے حیائی کو پھیلانے کے خوگر ہوتے ہیں۔ اللہ اُن کو خوب جانتا ہے اگرچہ تم نہیں جانتے، کہا گیا کہ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ یعنی انھیں اللہ جانتا ہے اور تم لوگ نہیں جانتے۔ اور چوں کہ تم بالیقین نہیں جانتے اس لیے اِن پر نفاق کا کوئی حکم نہ لگاؤ مگر اِن کو پہچان کر ان کے شر سے بچ کر رہو اور مسلم معاشرے کو اِن کے شر سے بچاؤ اور اِن کو راہِ راست پر لانے کی کوشش کرو۔ اب آیہ مبارکہ کو مکمل اور اُس سے متصل اگلی آیت سے ملا کر مطالعہ کریں جو اس سلسلہ عشرہ آیات کی آخری دو ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٩﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٠﴾	بے شک، جو لوگ مسلمانوں کے درمیان بے حیائی اور فحش کو پھیلاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بدکاری (Sex out of Wedlock) پھیلے اُن کے لیے اللہ نے دنیا میں دردناک سزا تیار کی ہے اور آخرت میں بھی سخت پکڑ سے دوچار ہوں گے۔ اللہ تمھارے درمیان اِن فحش طبع اور بے حیائی کے خوگر منافقین کو خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ﴿۱۹﴾ اے مومنو! اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو نبیؐ کی موجودگی میں مسلم معاشرے میں بے حیائی کو پھیلانے کی کوشش پر بعید نہ تھا کہ اللہ اُن پر عذاب نازل کرتا! مگر اللہ تو تم پر شفیق و رحیم ہے ﴿۲۰﴾ ۲۶

اوپر مذکورہ آیات کی ترجمانی سیّد مودودیؒ نے تفہیم القرآن میں مختلف طرح کی ہے اور وہ بھی مناسب ہے:

"جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں کے گروہ میں فحش پھیلے وہ دنیا اور آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں، اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اگر اللہ کا فضل اور اس کا رحم و کرم تم پر نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ بڑا شفیق و رحیم ہے، (تو یہ چیز جو ابھی تمھارے اندر پھیلائی گئی تھی بدترین نتائج دکھا دیتی)۔ ع

مسلمانوں کے درمیان مخلوط معاشرے اور بے حیائی کو فروغ دینے والے مجرم ہیں

پچھلے پیراگراف میں بیان شدہ آیہ مبارکہ (۱۹) یہ بات وضاحت سے بیان کرتی ہے کہ مسلم معاشرے میں جنسی آوارگی اور فحاشی پھیلانا ایک جرم ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ آخرت میں تو اللہ اِن نام نہاد مسلمان فحاشی پھیلانے والوں سے خود نبٹے گا لیکن دنیا میں اِن کو پکڑنا اور اس کو روکنے کے لیے قانون سازی اور ریاستی طاقت کے ذریعے اُنھیں بے حیائی پھیلانے سے روک دینا مسلمان حکومتوں کا کام ہے۔ مسلمان معاشروں میں عورتوں کی بے پردگی، نکاح کے دائرے سے باہر ہر طرح کی جنسی لذت اندوزی، مخلوط محفلیں اور تعلیم گاہیں، ریڈیو، ٹی وی اور انٹرنیٹ کے ذریعے جنسی آوارگی اور موسیقی کی اشاعت، ممنوع ہونی چاہییں۔ وہ مسلمان حکمران جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے اور سمجھتے ہیں اور وہ مسلمانوں کی حکومتیں جو اسلام کا نام لیتی ہیں لیکن اِن امور پر توجہ نہیں دیتی ہیں درحقیقت اسلامی معاشرت کی دشمن ہیں اور اِن کے ذمے دار اور
۲۶ اختیارات رکھتے ہوئے اِن کو نہ روکنے والے افراد حقیقی مسلمان نہیں ہیں بلکہ اُس گروہ کے افراد ہیں جن کو

قرآن مجید یوں یاد کرتا ہے: اَلَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ (یعنی جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بدکاری پھیلے اُن کے لیے دنیا میں دردناک سزا ہے اور آخرت میں بھی)۔

آج روئے زمین پر مسلمان جس ذلت و نکبت سے دوچار ہیں اُس کی بہت ساری دیگر وجوہات کے ساتھ اُن کے معاشروں میں فحاشی کا عام ہونا بھی ہے، چاہے ہمارے قدیم جاہلیت کے علم بردار مقتدر حضرات، بیگمات مصر کے کلچر کی آرزو میں کتنا ہی کیوں نہ مرے جائیں اور انسانی حقوق کے نام پر کتے اور بلیوں کی مانند بے قید جنسی تعلقات کو ترقی کا زینہ قرار دینے کے لیے کتنی ہی تقریریں کریں۔

اس فتنے میں کس کا حصہ سب سے زیادہ تھا

جیسا کہ آیہ مبارکہ میں فرمایا گیا لِکُلِّ امْرِیٴٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَ الَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○ اس آیت میں تَوَلّٰى كِبْرَهٗ سے اشارہ اس سارے فتنے کے بڑے مجرم کی جانب ہے، جسے سب جانتے ہیں کہ بہتان کا یہ سارا فتنہ عبد اللہ بن ابی کا پھیلایا ہوا تھا، وہی اس معاملے کا سب سے بڑا مجرم تھا، اُس کو چھوڑ کر اہلِ ایمان میں سے کسی کا نام لینا بڑی نادانی کی بات ہے۔ صاحب تفہیم القرآن نے حاشیہ نمبر: ۱۱ میں آیہ مبارکہ کی تفسیر میں جو کچھ لکھا ہے وہ مطالعے کے لائق ہے:

"یعنی عبد اللہ بن ابی جو اس الزام کا اصل مصنف اور فتنے کا اصل بانی تھا۔ بعض روایات میں غلطی سے حسان بن ثابت کو اس آیت کا مصداق بتایا گیا ہے، مگر یہ راویوں کی اپنی ہی غلط فہمی ہے ورنہ حسان کی کمزوری اس سے زیادہ کچھ نہ تھی کہ وہ منافقوں کے پھیلائے ہوئے اس فتنہ میں مبتلا ہو گئے۔ حافظ ابن کثیر نے صحیح کہا ہے کہ اگر یہ روایت بخاری میں نہ ہوتی تو قابل ذکر تک نہ تھی۔ اس سلسلے میں سب سے بڑا جھوٹ، بلکہ بہتان یہ ہے کہ بنی امیہ نے علی رضی اللہ عنہ کو اس آیت کا مصداق قرار دیا۔ بخاری، طبرانی، اور بیہقی میں ہشام بن عبد الملک اُموی کا یہ قول منقول ہے کہ: وَ الَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ کے مصداق علی بن ابی طالب ہیں۔ حالاں کہ علیؓ کا سرے سے اس فتنے میں کوئی حصہ ہی نہ تھا۔ بات صرف اتنی تھی کہ انہوں نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پریشان دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشورہ لینے پر عرض کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ میں آپؐ پر کوئی تنگی تو نہیں رکھی ہے۔ عورتیں بہت ہیں۔ آپؐ چاہیں تو عائشہؓ کو طلاق دے کر دوسرا نکاح کر سکتے ہیں۔ اس کے یہ معنی ہرگز نہ

تھے کہ علیؓ نے اس الزام کی تصدیق فرمائی تھی جو عائشہ پر لگایا جارہا تھا۔ان کا مقصد صرف آپؐ کی پریشانی کو رفع کرنا تھا"۔(سُوْرَۃُ النُّوْر حاشیہ نمبر:۱۱)

حسنِ ظن کی کمی کیوں ہوئی، کیوں نہ وہ انتہاؤں کو پہنچا!

اس واقعے پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے تبصرہ کرتے ہوئے دو مقامات؛آیہ ۱۲اور آیہ ۱۶ میں مسلمانوں سے یہ سوال کیاہے کہ کیوں نہ تم لوگوں نے اس بے ہودہ بات کو سنتے ہی پوری قوت اور طاقت کے ساتھ اس کا مقابلہ نہ کیااور اس بہتان کے مقابلے میں حق کااعلان کرنے والی ایک اجتماعی لہر نے اس کا خاتمہ کیوں نہ کیا۔

لَوْ لَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّ قَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ۝۱۲ ترجمہ؛جوں ہی تم لوگوں نے اس بات کو سُنا تھا کیوں نہ اُسی وقت مومن مردوں اور مومن عورتوں نے آپس میں ایک دوسرے کی بابت نیک گمان کیااور کیوں نہ کہاکہ یہ تو صریح بہتان ہے؟

وَ لَوْ لَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ۝۱۶ ترجمہ؛۔ ایسا کیوں نہ ہواکہ اس بات کو سنتے ہی تم نے کہہ دیاہوتا کہ ہمیں ایسی بات زبان پر لاناہی زیب نہیں دیتا، یااللہ! تو پاک ہے یہ توایک بہتانِ عظیم ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ چند استثنا کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کل اکثریت اس الزام کے بہتان اور افترا ہونے پر ہی یقین رکھتی تھی۔اس کااندازہ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اوراُن کی بیوی کے درمیان ہونے والی گفتگو سے ہوسکتا ہے جو روایتوں میں محفوظ ہے۔

> ابوایوبؓ انصاری سے ان کی بیوی نے جب ان افواہوں کاذکر کیاتو وہ کہنے لگے:ایوب کی ماں! اگر تم عائشہؓ کی جگہ اس موقع پر ہوتیں توکیاایسا فعل کرتیں؟ وہ بولیں: اللہ کی قسم میں یہ حرکت ہر گزنہ کرتی۔ابوایوبؓ نے کہا: توعائشہؓ تم سے بدرجہا بہتر ہیں۔اور میں کہتاہوں کہ اگر صفوانؓ کی جگہ میں ہوتاتواس طرح کاخیال تک نہ کرسکتا تھا، صفوانؓ تو مجھ سے اچھا مسلمان ہے۔

اللہ رب العالمین کا منشاءاِن آیات سے یہ معلوم ہوتاہے کہ اے اہلِ ایمان باوجود تمھارے جاننے کے تم لوگ انفرادی اور اجتماعی طور پر ایسے اخلاق سے گرے ہوئے نہیں ہو کہ ایسے حالات میں جیساکہ پیش آئے یہ حرکت تم میں سے کوئی کرے یاایسا کرنے کاکوئی سوچ بھی سکے۔پھر کیوں کر ایک بہترین بدری صحابیؓ کے، جسے کوئی اجنبی نہیں اُس شخصیت کی بیوی ملی جس پر وہ اللہ کے رسول ہونے پر ایمان لایاہے.....کیوں کر اس بہتان

کا مصداق ہو سکتا تھا۔ پھر کیوں انفرادی حسن ظن خفتہ اور کم زور رہا اور اجتماعی حسن ظن کی ایک طاقت ور لہر نے منافقین کے اُٹھائے ہوئے اس طوفان کو نہ روکا۔ اور بتقاضائے بشری وہ چند ہی سہی جنھوں نے یہ بات کہی یا اسے سُن کر شک میں مبتلا ہوئے انہوں نے نہ صرف اپنے اخلاقی معیار کا بہت برا تصور قائم کیا اور اپنے معاشرے کے (جو رسول اللہ ﷺ جیسے مربّی کی تربیت میں تیار ہو رہا تھا) لوگوں کو بھی بڑے کمینے اخلاق و کردار کا مالک سمجھا۔

کیوں نہ بے ساختہ اور باجماعت سب نے یہ کہا کہ یہ بہتانِ عظیم ہے!

اوپر کی گفتگو سے یہ بات صاف مبرہن ہو گئی کہ یہ صفوانؓ بن معطل اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام جھوٹا تھا، افک مبین تھا، بہتانِ عظیم تھا۔ جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہوا: وَّ قَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۲﴾ اور هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۶﴾

اور اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان (declaration) یہ بھی مطالبہ کر رہا ہے کہ یہ بات تو قابل غور تک نہ تھی۔ اسے تو سنتے ہی ہر مسلمان کو پوری قوت سے کہنا چاہیے تھا کہ یہ جھوٹ اور افتراء ہے۔ کہنے والوں کو شرم دلانی چاہیے تھی اور اُن کا منہ بند کرنا چاہیے تھا۔ یہاں ایک سوال ذہنوں میں یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہی مطلوب روش تھی تو خود رسول اللہ ﷺ نے صفوان اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا دفاع کیوں نہ کیا اور کیوں عائشہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ، (ابو بکر صدیقؓ اور امِ رومانؓ) نے بیٹی کی طرف سے احتجاج و صفائی پیش نہ کی۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دفاع پر منافقین اور کہنے والے یہ کہتے کہ اخلاقی دیوالیہ دیکھو کہ بیوی کا دفاع ہو رہا ہے، بجائے طلاق دینے کے۔ اسی طرح ابو بکر صدیق اور امِ رومان کی طرف سے دفاع کو سب یہی کہہ کر نظر انداز کرتے کہ والدین اگر بیٹی کا دفاع نہ کریں تو کیا کریں۔ اور شاید صورتِ حال کچھ ایسی بن گئی کہ جب اِن دونوں کیمپس [شوہر اور میکے] سے عائشہ رضی اللہ عنہا کا دفاع نہ ہونے پر اصحاب رضی اللہ عنہم نے بھی کچھ کہنا مناسب نہ جانا اور انتظار میں رہے کہ دیکھیں اللہ کی منشا کیا ہے؟ آخر کار ایک روز رسول اللہ ﷺ نے تو خطبے میں صاف اعلان کیا کہ میں نے نہ اپنی بیوی میں کوئی برائی دیکھی ہے اور نہ اس شخص میں جس کے متعلق یہ الزام لگایا جا رہا ہے اور کون ہے جو اس شخص کے حملوں سے میری عزت بچائے جس نے میرے گھر والوں پر الزامات لگا کر مجھے اذیت پہنچانے کی حد کر دی ہے۔ لیکن اُس خطبے کے بعد اسید بن حضیر اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما کے درمیان اور پھر اوس و خزرج کے لوگوں کے درمیان جو بدمزگی ہوئی، بات آگے نہ بڑھ سکی۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ایسا ہی چاہتے تھے تاکہ مسلمانوں کو ایسی صورتِ حال سے نبٹنے کا طریقہ بتائیں اور قیامت تک کے لیے مفید معاشرتی قوانین عطا کریں اور اس بظاہر تکلیف دہ معاملے سے بڑی بھلائیاں اور بڑے خیر کو برآمد کریں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بلاشبہ ایک اذیت سے گزریں لیکن اُن کی برأت تا قیامت مسلمان قرآن مجید میں تلاوت کرتے رہیں گے، وہ بھی جو نادانی سے اُن سے کوئی شکایت رکھتے ہوں۔

یہ آزمائش خرابی کا نہیں بلکہ خیر کا باعث بنی ہے

ہر چند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود، آپؐ کی زوجہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، آپؐ کا گھرانہ اور اُن کے والد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا گھرانہ ایک اذیت سے گذرا، اسی طرح صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ بھی ایک نیکی کر کے منافقین کے برپا کیے ہوئے رسوائی کے ایک طوفان سے گزرے لیکن انجامِ کار یہ پورا فتنہ خیر کا باعث بن گیا اور منافقین کا منہ کالا ہوا۔ اللہ رب العالمین نے فرمایا: لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ

مسلمانوں کی اخلاقی حالت کو نشانہ بنانے کی کوشش کی گئی تھی وہ اُلٹی اُن کے اخلاق و کردار میں نکھار کا باعث بن گئی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگ اللہ کے نمائندے کی حیثیت سے ایمان لائے تھے جوں ہی اُنھوں نے بتایا کہ اللہ نے یہ دس آیات برأت نازل فرمائی ہیں، ساری زبانیں بند ہو گئیں۔ منافقین نے جس اخلاقی حالت کو کمزور دکھانے کی کوشش کی تھی وہ زیادہ آب و تاب کے ساتھ نکھر کر سامنے آئی۔ اس اخلاقی حالت کے نکھار کے چند مناظر دیکھیے۔

۱. **عائشہ رضی اللہ عنہا کی وسیع القلبی** جس نوجوان خاتون پر بدکاری کا الزام لگایا گیا ہو وہ الزام لگانے والوں اور پھیلانے والوں کے لیے جیسے کچھ سخت جذبات رکھتی ہو گی لوگ اُس کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیشہ حسّانؓ سے خندہ پیشانی سے ملتی رہیں اور عزت دیتی رہیں۔ لوگوں کے اُن کا جرم اور روّیہ یاد دلانے پر کہتیں کہ اِن کے شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا دفاع کرتے ہیں۔

۲. **نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عبد اللہ بن ابی کے ساتھ سلوک** نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی عبد اللہ بن ابی کو سخت سست نہیں کہا۔ خاموشی سے در گزر کرتے رہے کہ کیچڑ میں پتھر مار کر چھینٹوں سے لطف اندوز ہونا کوئی مشغلہ نہیں تھا۔ یہی روّیہ سارے اصحابؓ کا رہا تا آں کہ آپؐ نے اُس کی میت کے لیے اپنا کرتا دیا اور نماز جنازہ پڑھا دی۔

۳. **ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مسطحؓ کے ساتھ حسنِ سلوک** مسطح بن اُثاثہؓ کے سارے گھر کا خرچہ، اُن کی غربت کے

سبب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اُٹھاتے تھے۔ مسطحؓ نے اس بہتان کو پھیلانے میں بہت حصہ لیا تھا۔ جو شخص بیٹی کو مطعون کرے اور دل جلائے اُس کے ساتھ کسی نیکی کو جاری رکھنا مشکل کام تھا لیکن صدیقِ اکبر، یارِ غارؓ نے اس ستم پر بھی نہ برادری کا تعلق منقطع کیا، نہ اس کی اور اس کے خاندان کی مالی امداد بند کی۔

۴. زینب رضی اللہ عنہا کی حق گوئی عائشہ رضی اللہ عنہا کی اپنی روایت ہے کہ ازواج رسولؐ اللہ میں سب سے زیادہ زینبؓ ہی سے میرا مقابلہ رہتا تھا، مگر واقعہ افک کے سلسلے میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ عائشہؓ کے متعلق تم کیا جانتی ہو تو انہوں نے اپنی سوکن کے بارے میں کوئی غلط بات نہیں کہی اور کہا یا رسولؐ اللہ، اللہ کی قسم، میں اس کے اندر بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں جانتی۔ علیم

۵. معاشرتی قوانین واحکام اور تمدنی ضوابط کا ایک گل دستہ اس واقعے کے نتیجے میں خیر کا ایک اور پہلو یہ نکلا کہ اسلام کے قوانین واحکام اور تمدنی ضوابط میں بڑے مفید اضافے ہو گئے۔ اس کی بدولت مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک ایسی رہ نمائی ملی کہ جس پر عمل پیرا ہو کر مسلم معاشرے کو ہمیشہ کے لیے برائیوں کی نمو اور افزائش سے بچایا جا سکتا ہے۔

۶. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت ایک عظیم انسان کی ہے نہ کہ اللہ کے ہم سر دیوتا کی اس واقعے سے خیر کا ایک اور پہلو یہ بھی تھا کہ تمام مسلمانوں کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہو گئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک انسان ہیں، اللہ کے بندے اور رسولؐ ہیں اور آپؐ اُتنی ہی معلومات رکھتے ہیں جتنی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپؐ کو مل جاتی ہیں۔ آپؐ عالم الغیب نہ تھے کہ معاملات کو جان جاتے، جب اللہ نے حقیقت بتائی تب ہی آپؐ کو معلوم ہوئی ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اسامہ اور علی رضی اللہ عنہما سے، کبھی خادمہ سے کبھی زینب رضی اللہ عنہا سے اور آخر میں خود عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرتے رہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کچھ بتانے سے صاف انکار کر دیا اور صرف اتنا کہا کہ " فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ "۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت کو بالیقین اُس ہی وقت پا سکے جب وحی الٰہی آگئی۔ آپؐ اس ساری اذیت سے گزرتے رہے اور رہائی اُس وقت تک نہ پا سکے جب تک اللہ نے نہ دی۔ اور جب عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ نے برأت ملنے پر اپنی بیٹی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا کرنے کو کہا تو اُنھوں نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ نہ وہ رسول اللہ کا اور نہ ہی آپ لوگوں (اپنے والدین کا) کا شکریہ ادا کریں گی کیوں کہ صرف اللہ ہی اُن کی مصیبت میں مدد کر سکا اور شوہر اور والدین کچھ نہیں کر سکے۔

ا: واقعہ افک پر قرآن کا بیانیہ

سُوْرَةُ النُّوْر [آیات ۱۱ تا ۲۳]

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ
مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا
اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَ الَّذِيْ تَوَلّٰى
كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۱۱ لَوْ لَاۤ اِذْ
سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ
بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّ قَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ
مُّبِيْنٌ ۝۱۲ لَوْ لَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ
شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ
فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝۱۳ وَ
لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ فِي
الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَاۤ اَفَضْتُمْ
فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۱۴ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ
بِاَلْسِنَتِكُمْ وَ تَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا
لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ تَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ
وَّ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝۱۵ وَ لَوْ لَاۤ اِذْ
سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ
نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ
عَظِيْمٌ ۝۱۶ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ
اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۷

جو لوگ یہ بہتان گھڑ لائے ہیں وہ تمھارے ہی اندر کا ایک گروپ ہے۔ اب اس بہتان بازی کو اپنے حق میں شر نہ سمجھو بلکہ یہ تمھارے لیے فائدہ ہی بنی ہے۔ ہر اُس فرد، جس نے اس میں جتنا گناہ کمایا وہ اس کے ریکارڈ میں ہے، اور جس شخص نے اِس کو گھڑنے کے گناہ کا بڑا حصہ اپنے سر لیا اس کے لیے عذابِ عظیم ہے ﴿۱۱﴾ جوں ہی تم لوگوں نے اس بات کو سُنا تھا کیوں نہ اُسی وقت مومن مردوں اور مومن عورتوں نے آپس میں ایک دوسرے کی بابت نیک گمان کیا اور کیوں نہ کہا کہ یہ تو صریح بہتان ہے ﴿۱۲﴾ آخر یہ لوگ چار گواہ کیوں نہ لائے ؟ اب، جب کہ وہ گواہ نہیں لائے ہیں، اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں ﴿۱۳﴾ اگر تم لوگوں پر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل اور رحم و کرم نہ ہوتا تو یقیناً تم جن باتوں کے چرچوں کے چکر میں تھے، اس کی پاداش میں بڑا عذاب تمھیں آلیتا ﴿۱۴﴾ تمھاری زبانیں وہ بات ایک دوسرے سے سن کر دہرا رہی تھیں اور اپنے مونہوں سے وہ بات کہہ رہے تھے جس کا تمھیں کوئی علم نہ تھا۔ تم اسے ایک معمولی بات سمجھ رہے تھے، جب کہ اللہ کے نزدیک وہ بڑی بات تھی ﴿۱۵﴾ ایسا کیوں نہ ہوا کہ اس بات کو سنتے ہی تم نے کہہ دیا ہوتا کہ ہمیں ایسی بات زبان پر لانا ہی زیب نہیں دیتا، یا اللہ! تو پاک ہے یہ تو ایک بہتانِ عظیم ہے ﴿۱۶﴾ اللہ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم مومن ہو تو آئندہ کبھی ایسی حرکت نہ کرنا ﴿۱۷﴾

لوگو کیا قیامت ہے کہ سارا شہر پاکباز ہستی پر جھوٹے الزام اور بے ہودہ افواہ کے دائرے میں پھنس گیا ہے!، جو لوگ یہ بہتان گھڑ لائے اور پھیلا رہے ہیں افسوس و حیرانی کی بات یہ ہے کہ وہ تمھارے ہی اندر کے لوگوں کا ایک گروپ ہے۔ سنو، جو کچھ ہو گیا اگرچہ بہت ہی تکلیف دہ تھا، سو ہو گیا اب اس ناروا بہتان بازی کو اپنے مسلم معاشرے کی بنیادوں کے اُٹھان و قیام اور نمو پذیری (evaluation, establishment and strengthening) کے حق میں شر نہ سمجھو بلکہ یہ تا قیامت آنے والے مسلمانوں کو ایسے فتنوں سے نبٹنے کے لیے رہ نُمائی مہیا کرنے کے حوالے سے تمھارے لیے فائدہ کا ایک ذریعہ ہی بن رہا ہے۔ ہر اُس فرد، جس نے اس افواہ کو بلا سوچے سمجھے پھیلانے میں جتنا گناہ کمایا وہ اس کے [یعنی مِسْطَح بن اُثاثہ۔ حسّان بن ثابت اور حمنہ بنت جحش کے] نامہ اعمال کے رِیکارڈ میں ہے [جن کو سزا دے کر، حد جاری کر کے پاک کر دیا گیا]، اور جس شخص نے [یعنی منافقین عبد اللہ بن ابی اور زید بن رفاعہ نے] اِس جھوٹے بہتان کو گھڑنے کی ذمہ داری کے گناہ کا بڑا حصہ اپنے سر لیا اس کم بخت کے لیے تو عذابِ عظیم ہے [اگرچہ فتنے کو سمیٹنے کی خاطر دنیا میں اُنھیں کوئی سزا نہیں دی گئی]۔

ارے لوگو تمھیں کیا ہوا کہ جوں ہی تم لوگوں نے اس بات کو سُنا تھا کیوں نہ اُسی وقت مومن مردوں اور مومن عورتوں نے آپس میں ایک دوسرے کی بابت نیک گمان کیا اور کیوں نہ کہا کہ یہ تو صریح بہتان ہے؟ آخر یہ بہتان گھڑنے والے لوگ چار گواہ کیوں نہ لائے؟ اب، جب کہ وہ گواہ نہیں لائے ہیں، اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔ اے مدینے کے مسلمانو! اگر تم لوگوں پر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل اور رحم و کرم نہ ہوتا تو یقیناً تم جن بے حیائی، بدگمانی اور فتنے کی باتوں کے چرچوں کے چکر میں تھے اور اصلاحِ احوال اور تائید حق اور حمایتِ مظلوم کی کوئی لہر تمھارے درمیان نہ تھی تو پھر، اس صورتِ حال کی پاداش میں بڑا عذاب تمھیں آلیتا۔ سوچو تو سہی، تم کیسی سخت غلطی کر رہے تھے جب تمھاری زبانیں وہ فضول اور جھوٹی بات ایک دوسرے سے سن کر دہرا رہی تھیں اور اپنے مونہوں سے وہ بات کہہ رہے تھے جس کی حقیقت کا تمھیں کوئی علم نہ تھا۔ تم اسے ایک معمولی بات سمجھ رہے تھے، جب کہ اللہ کے نزدیک وہ بڑی بری اور فتنے کی بات تھی۔ اے رسولؐ کے رفیقو، ایسا کیوں نہ ہوا کہ اس فضول بات کو سنتے ہی تم نے کہہ دیا ہوتا کہ ہمیں ایسی بات زبان پر لانا ہی زیب نہیں دیتا، یا اللہ! تو پاک ہے اور تیری پاکی کے خلاف یہ بات ہے کہ تیرے نبیؐ کے گھر میں کوئی بے حیائی کی بات ہو، یہ تو ایک بہتانِ عظیم ہے۔ اللہ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم مومن ہو تو آئندہ کبھی ایسی حرکت نہ کرنا۔

وَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ
تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ
اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ لَوْ لَا
فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا ۲ع
تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَ مَنْ يَّتَّبِعْ
خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ
بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَوْ لَا فَضْلُ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ
مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ
يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ وَ لَا يَاْتَلِ
اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ
يُّؤْتُوْۤا اُولِي الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ
الْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۪ۖ وَ لْيَعْفُوْا وَ
لْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ
لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ
الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۠ وَ
لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾

اللہ تمھارے سامنے اپنی آیتیں (ہدایات) کھول کھول کر بیان فرمارہا ہے، اور اللہ تو علم و حکمت والا ہے ﴿۱۸﴾ بے شک، جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بدکاری (Sex out of Wedlock) پھیلے اُن کے لیے دنیا میں بھی دردناک سزا ہے اور آخرت میں بھی، اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ﴿۱۹﴾ اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو! مگر اللہ تو شفیق و رحیم ہے ﴿۲۰﴾ ع اے ایمان والو!، شیطان کے نقوشِ قدم کی پیروی نہ کرو۔ جو اُس کی اتباع کرے گا تو وہ اسے جنسی آوارگی اور برے کاموں ہی کی راہ دکھائے گا۔ اگر اللہ کا فضل اور اس کا رحم و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی شخص کبھی بھی تزکیہ نہ پاتا مگر اللہ ہی جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے، کیوں کہ وہ سُننے والا جاننے والا ہے ﴿۲۰﴾ تم میں سے جو فضیلت والے لوگ ہیں اور مالی وسعت بھی رکھتے ہیں اُنھیں اپنے رشتہ دار، مسکین اور مہاجر فی سبیل اللہ لوگوں کی مدد نہ کرنے کی قسم نہیں کھانی چاہیے، انھیں معاف کر دینا چاہیے اور درگزر کرنا چاہیے۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمھیں معاف کرے؟ اور اللہ کی صفت یہ ہے کہ وہ غفور و رحیم ہے ﴿۲۲﴾ جو لوگ پاک دامن، بھولی بھالی، مومن عورتوں پر تہمتیں لگاتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لیے بڑا بھاری عذاب ہے ﴿۲۳﴾

اللہ تمھارے سامنے اپنی آیتیں (ہدایات) کھول کھول کر بیان فرمارہا ہے، اور اللہ تو علم و حکمت والا ہے۔ بے شک، جو لوگ مسلمانوں کے درمیان بے حیائی اور فحش کو پھیلاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بدکاری (Sex out of Wedlock) پھیلے اُن کے لیے اللہ نے دنیا میں بھی دردناک سزا تیار کی ہے اور آخرت میں بھی سخت پکڑ سے دوچار ہوں گے۔ اللہ تمھارے درمیان اِن فحش طبع اور بے حیائی کے خوگر منافقین کو خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اے مومنو! اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو نبیؐ کی موجودگی میں مسلم معاشرے میں بے حیائی کو پھیلانے کی کوشش پر بعید نہ تھا کہ اللہ اُن پر عذاب نازل کرتا! مگر اللہ تو تم پر شفیق و رحیم ہے۔ ع

اے ایمان والو!، شیطان کے نقوشِ قدم کی پیروی نہ کرو۔ جو اُس کی اتباع کرے گا تو وہ تو اسے جنسی آوارگی، بے حیائی اور بُرے کاموں ہی کی راہ دکھائے گا۔ اگر اللہ کا فضل اور اس کا رحم و کرم تم پر نہ ہوتا تو شیطان کے پھیلائے ہوئے بے حیائی کے جال سے تمھارا نکلنا محال ہوتا اور تم میں سے کوئی شخص کبھی بھی تزکیہ (بے حیائی اور گناہوں سے پاکی) نہ پاتا مگر اللہ ہی جسے چاہتا ہے پاک کردیتا ہے، کیوں کہ وہ تمھارے دل کی خواہشیں سُننے والا اور تمھارے اعلانیہ اور پوشیدہ اعمال کو جاننے والا ہے، پس اللہ جانتا ہے کہ کون تزکیے کا استحقاق رکھتا ہے اور کون بدنصیب شیطان کا مُرید ہے۔

تم میں سے جو فضیلت والے لوگ ہیں اور مالی وسعت بھی رکھتے ہیں اُنھیں اُن سے مدد حاصل کرنے والوں کی کسی زیادتی پر برہم ہو کر اپنے رشتہ دار، مسکین اور مہاجر فی سبیل اللہ لوگوں کی مدد نہ کرنے کی قسم نہیں کھانی چاہیے، چاہے مدد حاصل کرنے والوں نے اُن کے ساتھ زیادتی ہی کیوں نہ کی ہو، انھیں معاف کردینا چاہیے اور درگزر کرنا چاہیے۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمھیں تمھارے گناہوں پر معاف کرے؟ اور اللہ کی صفت یہ ہے کہ وہ غفور ورحیم ہے۔ جو لوگ پاک دامن، بھولی بھالی، مومن عورتوں پر تہمتیں لگاتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لیے بڑا بھاری عذاب ہے۔

۲: واقعہ افک کے بعد اصلاحات - ۱

سُوْرَۃُ النُّوْر [آیات ۲۴ تا ۳۰]

یَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ
اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ
الْحَقَّ وَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ
الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ
الْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَ الطَّيِّبٰتُ
لِلطَّيِّبِيْنَ وَ الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ
مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ
رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا ع۳
تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى
تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ
خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ
تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى
يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَ اِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا
فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا
مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا
تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾

جب ان کی اپنی زبانیں اور ان کے اپنے ہاتھ پاؤں اُن کے مقابلے میں ان کے کرتُوتوں کی گواہی دیں گے ﴿۲۴﴾ اس دن اللہ انھیں پورا پورا بدلہ حق وانصاف کے ساتھ دے گا اللہ ہی حق ہے، اور وہ جان لیں گے کہ حقائق کو سامنے لے آنے والا ہے ﴿۲۵﴾ بے حیا و گناہ گار عورتیں بے حیا و گناہ گار مردوں کے لیے اور بے حیا و گناہ گار مرد بے حیا و گناہ گار عورتوں کے لیے ہیں اور پاکیزہ و نیکو کار عورتیں پاکیزہ و نیکو کار مردوں کے لیے اور پاکیزہ و نیکو کار مرد پاکیزہ و نیکو کار عورتوں کے لیے ہوتے ہیں۔ اِن کا دامن اُن باتوں سے پاک ہے جو یہ کہتے ہیں، ان کے لیے مغفرت اور باعزت روزی ہے ﴿۲۶﴾ ع

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھر میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ اُن کی رضا نہ ہو اور گھر والوں پر سلام نہ بھیج لو، یہی طریقہ تمھارے لیے مناسب ہے، توقع ہے کہ تم اس کا خیال رکھو گے ﴿۲۷﴾ اگر وہاں تم کسی کو نہ پاؤ تو پھر اجازت ملے بغیر اندر نہ جانا۔ اور اگر تم سے واپس چلے جانے کو کہا جائے تو تم لوٹ جانا، یہی تمھارے لئے پاکیزہ ہے، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ خوب جانتا ہے ﴿۲۸﴾ ہاں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ایسی خالی رہائش گاہوں میں داخل ہو جاؤ جو کسی کے رہنے کی جگہ نہ ہوں اور یہ تمھارے لیے فائدہ مند ہو، تم جو کچھ بھی ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو اللہ سب کچھ جانتا ہے ﴿۲۹﴾

وہ جو بے حیائی کو پھیلانے میں پیش پیش ہیں یہ گمان نہ کریں کہ کبھی اُن سے بازپرس نہ ہو گی۔ ذرا اُس دن کا خیال کریں جب اِن کی اپنی زبانیں اور اِن کے اپنے ہاتھ پاؤں اِن کے مقابلے میں اِن کے اُن کرتُوتوں کی گواہی دیں گے جو وہ دنیا کی زندگی میں بے خوف ہو کر مستی میں اعلانیہ بھی اور چھپ چھپ کر کیا کرتے تھے۔ اس دن اللہ انھیں پورا پورا بدلہ حق و انصاف کے ساتھ دے گا، جس کے وہ مستحق ہیں اور آج جس حقیقت سے وہ نظریں چرا رہے ہیں وہ اُن پر آشکار ہو جائے گی کہ اللہ ہی حق ہے، اور وہ جان لیں گے کہ حقائق کو سامنے لے آنے والا ہے۔

بے حیا و گناہ گار عورتیں بے حیا و گناہ گار مردوں کے لیے اور بے حیا و گناہ گار مرد بے حیا و گناہ گار عورتوں کے لیے ہیں اور اسی طرح پاکیزہ و نیکو کار عورتیں پاکیزہ و نیکو کار مردوں کے لیے اور پاکیزہ و نیکو کار مرد پاکیزہ و نیکو کار عورتوں کے لیے ہوتے ہیں۔ اِن پاکیزہ لوگوں کا دامن اُن تمام فضول باتوں سے پاک ہے جو یہ بنانے والے بناتے اور کہتے پھرتے ہیں، ان کے لیے مغفرت اور باعزت روزی ہے۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھر میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ اِس یقین کا موقع نہ ہو کہ اُس گھر کے باسی تم سے متعارف و مانوس اور تمھارے آنے پر خوش ہیں، اور داخلے کے لیے اُن کی رضا نہ ہو اور گھر والوں پر سلام نہ بھیج لو، یہی طریقہ تمھارے لیے مناسب ہے توقع ہے کہ تم اس کا خیال رکھو گے۔ اگر وہاں تم کسی کو نہ پاؤ تو پھر اجازت ملے بغیر اندر نہ جانا۔ اور اگر تم سے واپس چلے جانے کو کہا جائے تو تم بخوشی لوٹ جانا، یہی تمھارے لئے مناسب تر اور پاکیزہ طریقہ ہے، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ خوب جانتا ہے۔ ہاں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ عوامی استعمال کی ایسی خالی رہائش گاہوں میں داخل ہو جاؤ جو کسی کے رہنے کی جگہ نہ ہوں اور جن میں داخلہ تمھارے لیے فائدہ مند ہو، یاد رکھو کہ اِن اجازتوں کو استعمال کرتے ہوئے اصل اہمیت تمھاری نیتوں کی ہے، تم جو کچھ بھی ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اے نبیؑ، مومن مردوں سے کہیں کہ دوسرے گھروں میں یا مختلف مقامات پر کہیں بھی داخل ہوں اور وہاں وہ عورتوں کو پائیں تو اپنی نظریں بچا کر رکھیں نظر بھر یا نظر جما کر دیکھنے کی لذت اندوزی سے بچیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں نہ زنا میں ملوث ہوں اور نہ ہی غیر ضروری طور پر شرم گاہوں کو کسی دوسرے کے سامنے کھولیں یہ اُن کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے، جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اُس سے باخبر رہتا ہے۔

۲: واقعہ افک کے بعد اصلاحات-۲

سُوْرَۃُ النُّوْر [آیات ۳۱تا۳۴]

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ
يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ
يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ
فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى
جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا
لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ
اَبْنَآىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ
اَوْ بَنِيْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ
نِسَآىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ
التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ
الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ
النِّسَآءِ ۪ وَ لَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ
مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ
جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾
وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ
عِبَادِكُمْ وَ اِمَآىِٕكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ
يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ
عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾

مومن مردوں سے کہیں اپنی نظریں بچا کر رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ اُن کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے، جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اُس سے باخبر رہتا ہے ﴿۳۰﴾ مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانوں! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ ﴿۳۱﴾ تم میں سے جو مرد عورت بے نکاح ہوں ان کا نکاح کر دو اور اپنے نیک بخت غلام اور لونڈیوں کا بھی اگر وہ مفلس بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انھیں اپنے فضل سے غنی بنا دے گا اللہ تعالیٰ کشادگی والا علم والا ہے ﴿۳۲﴾

وَ لۡیَسۡتَعۡفِفِ الَّذِیۡنَ لَا یَجِدُوۡنَ نِکَاحًا
حَتّٰی یُغۡنِیَہُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ وَ الَّذِیۡنَ
یَبۡتَغُوۡنَ الۡکِتٰبَ مِمَّا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ
فَکَاتِبُوۡہُمۡ اِنۡ عَلِمۡتُمۡ فِیۡہِمۡ خَیۡرًا ٭ۖ وَّ
اٰتُوۡہُمۡ مِّنۡ مَّالِ اللّٰہِ الَّذِیۡۤ اٰتٰىکُمۡ ؕ وَ لَا
تُکۡرِہُوۡا فَتَیٰتِکُمۡ عَلَی الۡبِغَآءِ اِنۡ اَرَدۡنَ
ؕ تَحَصُّنًا لِّتَبۡتَغُوۡا عَرَضَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا
وَ مَنۡ یُّکۡرِہۡھُّنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ مِنۡۢ بَعۡدِ
اِکۡرَاہِہِنَّ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۳۳﴾ وَ لَقَدۡ
اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ وَّ مَثَلًا مِّنَ
الَّذِیۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِکُمۡ وَ مَوۡعِظَۃً
ع۴ لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿٪۳۴﴾

اور ان لوگوں کو پاک دامن رہنا چاہیے جو اپنا نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے فضل سے مالدار بنا دے ﴿۳۲﴾ تمھارے غلاموں میں سے جو کوئی تمھیں کچھ دے کر آزادی کی تحریر کرانی چاہے تو تم ایسی تحریر انھیں کر دیا کرو اگر تم کو ان میں کوئی بھلائی نظر آتی ہو اور اللہ نے جو مال تمھیں دے رکھا ہے اس میں سے انھیں بھی دو، تمھاری جو لونڈیاں پاک دامن رہنا چاہتی ہیں انھیں دنیا کی زندگی کے فائدے کی غرض سے بدکاری پر مجبور نہ کرنا اور جو اُنھیں مجبور کرے گا تو اُن پر اِس جبر کے سبب بخش دینے والا اور مہربانی کرنے والا ہے ﴿۳۳﴾ ہم نے تمھاری طرف کھلی اور روشن آیتیں اتاری ہیں اور ان لوگوں کی مثالیں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور یہ پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہیں ﴿۳۴﴾

نوٹ: پچھلے صفحے پر آیت ۳۳ سے شروع ہونے والا ترجمہ اتنا واضح اور کافی محسوس ہوا کہ زاید الفاظ کے ذریعے پھیلا کر مفہوم بیان نہیں کیا گیا ہے۔ اوپر کی سطور میں دیا گیا متن اور ترجمہ بھی کم و بیش اسی طرح واضح ہے، سوائے معمولی سی درکار وضاحت کے جو ذیل میں دی جا رہی ہے۔

تمھارے غلاموں میں سے جو کوئی تمھیں کچھ دے کر آزادی کی تحریر کرانی چاہے تو تم ایسی تحریر انھیں کر دیا کرو اگر تم کو ان میں کوئی بھلائی نظر آتی ہو اور اللہ نے جو مال تمھیں دے رکھا ہے اس میں سے انھیں بھی دو، تمھاری جو لونڈیاں پاک دامن رہنا چاہتی ہیں انھیں دنیا کی زندگی کے فائدے کی غرض سے بدکاری پر مجبور نہ کرنا اور جو اُنھیں مجبور کرے گا تو اِس کا گناہ اُسی پر ہے، اِس لیے کہ اللہ اُن پر اِس جبر و مجبوری کے سبب بخش دینے والا اور مہربانی کرنے والا ہو جاتا ہے۔ ہم نے تمھاری طرف کھلی اور روشن آیتیں اتاری ہیں اور ان بدکار لوگوں کی عبرتناک مثالیں بھی، جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور یہ آیات پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہیں۔

۴: خطابِ عام، نور والے اور بے نور لوگ -۱
سُوۡرَۃُ النُّوۡر [آیات ۳۵ تا ۴۰]

اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ ؕ اَلۡمِصۡبَاحُ فِیۡ زُجَاجَۃٍ ؕ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوۡکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوۡقَدُ مِنۡ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیۡتُوۡنَۃٍ لَّا شَرۡقِیَّۃٍ وَّ لَا غَرۡبِیَّۃٍ ۙ یَّکَادُ زَیۡتُہَا یُضِیۡٓءُ وَ لَوۡ لَمۡ تَمۡسَسۡہُ نَارٌ ؕ نُوۡرٌ عَلٰی نُوۡرٍ ؕ یَہۡدِی اللّٰہُ لِنُوۡرِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۳۵﴾ فِیۡ بُیُوۡتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنۡ تُرۡفَعَ وَ یُذۡکَرَ فِیۡہَا اسۡمُہٗ ۙ یُسَبِّحُ لَہٗ فِیۡہَا بِالۡغُدُوِّ وَ الۡاٰصَالِ ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلۡہِیۡہِمۡ تِجَارَۃٌ وَّ لَا بَیۡعٌ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَ اِیۡتَآءِ الزَّکٰوۃِ ۪ۙ یَخَافُوۡنَ یَوۡمًا تَتَقَلَّبُ فِیۡہِ الۡقُلُوۡبُ وَ الۡاَبۡصَارُ ﴿٭ۙ۳۷﴾ لِیَجۡزِیَہُمُ اللّٰہُ اَحۡسَنَ مَا عَمِلُوۡا وَ یَزِیۡدَہُمۡ مِّنۡ فَضۡلِہٖ ؕ وَ اللّٰہُ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ بِغَیۡرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَعۡمَالُہُمۡ کَسَرَابٍۭ بِقِیۡعَۃٍ یَّحۡسَبُہُ الظَّمۡاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَہٗ لَمۡ یَجِدۡہُ شَیۡئًا وَّ وَجَدَ اللّٰہَ عِنۡدَہٗ...

اللہ اِس کائنات کا نُور ہے۔ نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق میں چراغ رکھا ہوا ہو، چراغ ایک فانوس میں ہو، فانوس پر موتی کی طرح چمکتے ہوئے تارے کا گمان ہو، اور وہ چراغ زیتون کے ایک ایسے بابرکت درخت کے تیل سے روشن کیا جاتا ہو جو درحقیقت نہ شرقی ہے نہ غربی، جس کا تیل آگ کے چھوئے بغیر ہی بھڑکا پڑتا ہو۔ نُوۡرٌ عَلٰی نُوۡرٍ۔ اللہ اپنے نُور کی طرف جس کی چاہتا ہے رہنمائی فرماتا ہے، اور اللہ یہ تمثیلیں لوگوں کی رہنمائی کے لیے بیان کر رہا ہے اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے ﴿۳۵﴾ یہ نُور (کے طاق) ایسے گھروں میں پائے جاتے ہیں جنہیں تعمیر کرنے اور آباد کرنے کا، اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ نے اِذن دیا ہے۔ اُن میں ایسے لوگ صبح و شام اُس کی تسبیح کرتے ہیں ﴿۳۶﴾ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت، اللہ کی یاد سے اور اقامتِ نماز اور ادائے زکوٰۃ سے غافل نہیں کرتی۔ وہ اُس دن سے ڈرتے رہتے ہیں کہ جس دن بہت سے دل الٹ جائیں گے اور آنکھیں پتھرا جائیں گی ﴿۳۷﴾ تاکہ اللہ ان کے اعمال کی بہترین جزا عطا کرے اور مزید بھی اپنے فضل سے نوازے، اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق بخشتا ہے ﴿۳۸﴾ جنہوں نے کُفر کیا اُن کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے چمکتی ہوئی ریت جسے پیاسا پانی سمجھتا ہے لیکن جب اس کے پاس پہنچتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں ملتا بلکہ وہاں اس نے اللہ کو موجود پایا، ....

منافقین جنھوں نے بے حیائی کی باتیں کیں اور مسلم سوسائیٹی میں بہتان کی ایک مہم چلائی جان لیں کہ وہ اللہ کے دین کو رسوا نہیں کر سکیں گے جب تک کہ مخلص اہلِ ایمان کے قلوب اللہ کے نور سے فیض پا رہے ہیں اللہ اس کائنات یعنی آسمانوں اور زمین کا واحد منبع نُور و ہدایت ہے۔ مومن کے دل کے اندر اس کے نور ایمانی کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق میں چراغ رکھا ہوا ہو، چراغ ایک شیشے کے فانُوس میں ہو، فانُوس کے شیشے پر موتی کی طرح چمکتے ہوئے تارے کا گمان ہو، اور وہ چراغ زیتون کے ایک ایسے بابرکت درخت کے تیل سے روشن کیا جاتا ہو جو ہر جانب سے سورج کی روشنی حاصل کرتا ہے وہ درحقیقت نہ شرقی ہے نہ غربی، جس کا تیل ایسا شفاف کہ آگ کے چھوئے بغیر ہی بے حد و حساب چمک والا کہ آپ ہی آپ بھڑکا پڑتا ہو اِس طرح ایک بندہ مومن کے دل کے چراغ میں نُور پر نُورِ بڑھنے کے تمام اسباب (چراغ، شیشے کا فانُوس، چمکتا ہوا تارا، بے حد و حساب چمک والا تیل) جمع ہو جاتے ہیں۔ اللہ اپنے نُور کی طرف منافقین کی رہ نمائی نہیں کرتا، جس کی چاہتا ہے یعنی ہدایت کے سچے طلب گاروں کی رہنمائی کر دیتا ہے، اور اللہ یہ تمثیلیں لوگوں کی رہنمائی کے لیے بیان فرماتا ہے اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ نُور کے یہ طاق (مومنین کے پر نور قلوب) ایسے گھروں [یعنی مساجد یا اہلِ ایمان کے تلاوت و سجود سے معمور گھروں] میں پائے جاتے ہیں جنھیں تعمیر کرنے اور آباد کرنے کا، اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ نے اِذن دیا ہے۔ اُن میں ایسے باوفا و جاں نثار اہلِ ایمان لوگ صبح و شام اُس کی تسبیح کرتے ہیں جنھیں تجارت اور خرید و فروخت اور دنیا کی زیب و زینت اللہ کی یاد سے اور اقامتِ نماز اور ادائے زکوٰۃ سے غافل نہیں کرتی۔ وہ اُس دن سے ڈرتے رہتے ہیں کہ جس دن بہت سے دل الٹ جائیں گے اور آنکھیں پتھرا جائیں گی۔ یہ باوفا و جاں نثار یہ سب کچھ اس لیے کرتے ہیں تا کہ اللہ ان کے تمام اعمال کی بہترین جزا (اُن کے سب سے بہتر عمل کے معیار (taken as reference) پر عطا کرے اور مزید بھی اپنی شان کے مطابق اپنے فضل خاص سے نوازے، اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق بخشتا ہے۔ اِس کے برعکس جنھوں نے رسولؐ کی بات ماننے سے انکار کیا، رسالت کے اقرار کے بعد نافرمانی سے اپنے کُفر کا اظہار کیا اُن کے نیک نظر آنے والے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے خشک صحرا میں چمکتی ہوئی ریت جسے پیاسا پانی سمجھتا ہے لیکن جب اس کے پاس پہنچتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں ملتا، اسی طرح منافق جو عالم فریبی کے ساتھ خود فریبی کے باعث اس خوش فہمی میں مبتلا ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد اپنی چرب زبانی اور ریاکاری سے آلودہ اعمال پر اللہ سے انعام اور اجر و ثواب پائے گا لیکن جب وہاں پہنچے گا تو اُسے خاک دھول کے سوا کچھ نہیں ملے گا بلکہ وہاں اس نے اللہ کو موجود پایا

۴: خطابِ عام، آثارِ کائنات سے سامانِ عبرت - ۲

سُوْرَۃُ النُّوْر [آیات ۴۱ تا ۴۵]

......فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيۡعُ
الۡحِسَابِ ﴿۳۹﴾ اَوۡ كَظُلُمٰتٍ فِىۡ بَحۡرٍ لُّـجِّىٍّ
يَّغۡشٰىهُ مَوۡجٌ مِّنۡ فَوۡقِهٖ مَوۡجٌ مِّنۡ فَوۡقِهٖ
سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعۡضُهَا فَوۡقَ بَعۡضٍ ؕ
اِذَاۤ اَخۡرَجَ يَدَهٗ لَمۡ يَكَدۡ يَرٰىهَا ؕ وَمَنۡ
لَّمۡ يَجۡعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوۡرًا فَمَا لَهٗ مِنۡ
نُّوۡرٍ ﴿۴۰﴾ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنۡ فِى ع۵
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَالطَّيۡرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ
قَدۡ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسۡبِيۡحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ
عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۴۱﴾ وَلِلّٰهِ مُلۡكُ
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ
الۡمَصِيۡرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزۡجِىۡ
سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيۡنَهٗ ثُمَّ يَجۡعَلُهٗ
رُكَامًا فَتَرَى الۡوَدۡقَ يَخۡرُجُ مِنۡ خِلٰلِهٖ ۚ
وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ جِبَالٍ فِيۡهَا
مِنۡۢ بَرَدٍ فَيُصِيۡبُ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ وَ
يَصۡرِفُهٗ عَنۡ مَّنۡ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا
بَرۡقِهٖ يَذۡهَبُ بِالۡاَبۡصَارِ ﴿۴۳﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ
الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً
لِّاُولِى الۡاَبۡصَارِ ﴿۴۴﴾

بس وہ اس کا حساب چکا دے گا﴿۳۹﴾ اور اللہ بہت جلد حساب کر دینے والا ہے﴿۳۹﴾ یا پھر [اُن کی تمثیل ایسے] اندھیروں کی ہے جو نہایت گہرے سمندر کی تہ میں ہوں کہ اُوپر ایک موج چھائی ہوئی ہے، اُس پر ایک اور موج، اور اس کے اُوپر بادل، ہر جانب تاریکی ہی تاریکی مسلّط ہے، آدمی اپنا ہاتھ نکالے تو اُسے بھی نہ دیکھ پائے۔ جسے اللہ نور نہ بخشے اُس کے لیے پھر روشنی کی کوئی کرن نہیں﴿۴۰﴾ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ آسمانوں اور زمین کے درمیان ہر چیز اللہ کی تسبیح کر رہی ہے، اور وہ پرندے بھی جو پر پھیلائے اُڑتے ہیں، ہر ایک اپنی نماز اور تسبیح کا طریقہ جانتی ہے، اور یہ جو کچھ بھی کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر رہتا ہے﴿۴۱﴾ آسمانوں اور زمین پر بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے اور سب کو اسی کی طرف پلٹنا ہے﴿۴۲﴾ کیا نہیں دیکھتے ہو کہ اللہ بادلوں کو آہستہ آہستہ ہانکتا ہے، پھر اس کے ٹکڑوں کو باہم جوڑ دیتا ہے، پھر اُن کو سمیٹ کر تہ بہ تہ کرتا ہے، پھر تم دیکھتے ہو کہ اُن کے بیچ میں سے بارش کے قطرے ٹپکتے چلے آتے ہیں۔ اور وہ آسمان کے اولوں کے پہاڑوں سے اولے برساتا ہے۔ پھر جسے چاہتا ہے ان سے نقصان پہنچاتا ہے اور جسے چاہتا ہے ان سے بچالیتا ہے۔ اُن بادلوں میں بجلی کی ایسی چمک ہے جو گویا بینائی ہی اُچک لے جائے﴿۴۳﴾ اللہ ہی ہے جو رات اور دن کو پِھر رہا ہے۔ بلاشبہ ان چیزوں میں صاحبانِ بصیرت کے لیے بڑا سامان عبرت ہے﴿۴۴﴾

بس وہ اس کا حساب چکا دے گا، اور دلوں کا حال جاننے والا اللہ بہت جلد حساب کر دینے والا ہے۔ یا پھر [اُن کی تمثیل ایسے] اندھیروں کی سی ہے جو نہایت گہرے سمندر کی تہ میں ہوں کہ اُوپر ایک موج چھائی ہوئی ہے، اُس پر ایک اور موج، اور اس کے اُوپر کالے بادل، ہر جانب تاریکی ہی تاریکی مسلّط ہے، آدمی اپنا ہاتھ نکالے تو اُسے بھی نہ دیکھ پائے۔ جسے اللہ نُور ہدایت نہ بخشے اُس کے لیے پھر کوئی کامیابی اور نجات کی کوئی کرن نہیں۔ ع کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ آسمانوں اور زمین کے درمیان یعنی کائنات کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کر رہی ہے، اور وہ پرندے بھی اللہ ہی کی تسبیح بیان کر رہے ہیں جو پر پھیلائے اُڑتے ہوئے فضا میں معلق ہیں اگرچہ تم نہیں جانتے مگر ہر ایک مخلوق اپنی نماز اور تسبیح کا طریقہ جانتی ہے، اور یہ منافقین جو کچھ بھی کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر رہتا ہے۔ آسمانوں اور زمین پر کلی اقتدار اور بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے اور بعد از مرگ سب کو دنیا کی زندگی کی کارکردگی کا حساب دینے کے لیے اسی کی طرف پلٹنا ہے۔ کیا تم اُس کی قدرت کے مناظر کو نہیں دیکھتے ہو کہ اللہ بادلوں کو آہستہ آہستہ ہانکتا ہے، پھر اس کے منتشر ٹکڑوں کو باہم جوڑ دیتا ہے، پھر اُن کو سمیٹ کر تہ بہ تہ کرتا ہے، پھر تم دیکھتے ہو کہ اس کے بیچ میں سے بارش کے قطرے ٹپکتے چلے آتے ہیں۔ اور وہ آسمان کے اندر بلند اولوں کے پہاڑوں سے اولے برساتا ہے۔ پھر جسے چاہتا ہے ان سے نقصان پہنچاتا ہے اور جسے چاہتا ہے ان سے بچا لیتا ہے۔ اُن بادلوں میں چمکنے والی بجلی کی ایسی چمک ہے جو نگاہوں کو خیرہ کیے دیتی ہے گویا بینائی ہی اُچک لے جائے۔ اللہ ہی ہے جو رات اور دن کو ماہ و سال کے بدلتے موسموں میں پِرو رہا ہے۔ بلا شبہ ان مناظرِ قدرت کی چیزوں میں صاحبانِ بصیرت کے لیے بڑا سامان عبرت ہے۔

وَ اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰۤى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴۵	اور اللہ نے تمام چلنے پھرنے والے جان داروں کو پانی سے پیدا کیا ہے، تو کوئی اِن میں سے پیٹ کے بل چل رہا ہے تو کوئی دو پاؤں پر اور کوئی چار پیروں پر، جو اللہ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ﴿۴۵﴾

اور اللہ نے تمام چلنے پھرنے والے جان داروں کو پانی سے پیدا کیا ہے، تو کوئی اِن میں سے پیٹ کے بل چل رہا ہے تو کوئی دو پاؤں پر اور کوئی چار پیروں پر، اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۵: منافقین پر زجر و توبیخ

سُوْرَةُ النُّوْر [آیات ۴۶ تا ۵۴]

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ
مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾ وَ
يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالرَّسُوْلِ وَ اَطَعْنَا
ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ
وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى
اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ
مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ
الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ اَفِيْ
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ
يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ
رَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع ٦
اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى
اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا
سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ
يَخْشَ اللّٰهَ وَ يَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْفَآئِزُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ
اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ
لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾

بلاشبہ ہم نے واضح آیات نازل کر دی ہیں، صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی اللہ ہی جسے چاہتا ہے دیتا ہے ﴿۴۶﴾ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ اور رسولؐ پر اور ہم نے اطاعت قبول کی، اس کے بعد ان میں سے ایک گروہ رُو گردانی کرتا ہے، یہ ایمان والے ہی نہیں ہیں ﴿۴۷﴾ جب ان کو اللہ اور رسولؐ کی طرف بُلایا جاتا ہے، تاکہ رسولؐ ان کے درمیان اِن کے آپس کے جھگڑوں کا فیصلہ کرے، تو ان میں سے ایک فریق کترا جاتا ہے ﴿۴۸﴾ اور اگر حق ان کو ملنے والا ہو تو رسولؐ کے پاس بڑے ہی فرماں بردار بن کر آجاتے ہیں ﴿۴۹﴾ کیا اِن کے دلوں میں بیماری ہے؟ یقیناً، یا یہ شک میں مبتلا ہیں؟ یا ان کو اندیشہ ہے کہ اللہ اور اس کا رسولؐ ان کے ساتھ ناانصافی کریں گے؟ ہر گز نہیں، اصل بات یہ ہے کہ ظلم کرنے والے تو یہ لوگ خود ہیں ﴿۵۰﴾ ع ٦ ایمان لانے والوں کی بات تو یہ ہوتی ہے کہ جب وہ اللہ اور رسولؐ کی طرف کسی باہمی نزاع کے فیصلے کے لیے بُلائے جائیں تو پکار اُٹھیں کہ ہم نے سُنا اور اطاعت کی۔ ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ﴿۵۱﴾ اور کامیاب وہی ہیں جو اللہ اور رسولؐ کی فرماں برداری کریں خوفِ الٰہی رکھیں اور اُس سے ڈرتے رہیں ﴿۵۲﴾ یہ منافق اللہ کے نام کی بڑی زور دار قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ آپؐ حکم کریں تو ہم گھروں سے نِکل کھڑے ہوں، اِن سے کہیے کہ قسمیں نہ کھاؤ، بس اطاعت درکار ہے، تمھارے کرتوتوں سے اللہ بے خبر نہیں ہے ﴿۵۳﴾

بلاشبہ ہم نے معاملات کی حقیقت بتانے اور انسانوں کو صحیح اور سیدھی راہ دکھانے والی واضح آیات نازل کر دی ہیں، رہا معاملہ انسانوں کے ہدایت پاجانے کا تو صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی اللہ ہی جسے چاہتا ہے صرف طالب ہدایت لوگوں ہی کو دیتا ہے۔یہ متردد اور منافقین لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ اور رسُولؐ پر اور ہم نے اطاعت قبول کی، مگر عملی زندگی میں جب ایمان کے مظاہرے کا موقع آتا ہے تو اس کے بعد ان میں سے ایک گروہ فرماں برداری سے رو گردانی کرتا ہے، اہلِ ایمان کی قیادت کو جان لینا چاہیے کہ یہ ایمان والے ہی نہیں ہیں نہ اِن پر کسی کام کے لیے اعتماد کیا جاسکتا ہے، نہ ذمہ داری سونپی جاسکتی ہے۔جب ان کو اللہ اور رسولؐ کی طرف بُلایا جاتا ہے، تاکہ رسولؐ ان کے درمیان اِن کے آپس کے جھگڑوں کا فیصلہ کرے، تو ان میں سے ایک فریق جسے اپنے خلاف فیصلے کا خطرہ ہوتا ہے کترا جاتا ہے اور اگر حق ان کو ملنے والا ہو تو رسولؐ کے پاس بڑے ہی فرماں بردار بن کر آجاتے ہیں۔کیا اِن کے دلوں میں منافقت کی بیماری نہیں ہے؟ یقیناً، یا یہ اللہ، آخرت اور رسالتِ محمدیؐ کے باب میں شک میں مبتلا ہیں؟ یا ان کو اندیشہ ہے کہ اللہ اور اس کا رسولؐ ان کے ساتھ ناانصافی کریں گے؟ ہر گز نہیں، اصل بات یہ ہے کہ دنیا پرستی اور ابلیس کی اتباع میں مفادات کے بندے اپنی جان کے ساتھ ظلم کرنے والے تو یہ لوگ خود ہیں۔ ع

ایمان لانے والوں کی بات تو یہ ہوتی ہے کہ جب وہ اللہ اور رسولؐ کی طرف کسی باہمی نزاع کے فیصلے کے لیے بُلائے جائیں تو اُن کی طرف سے ہونے والے فیصلے پر وہ اعتماد و اطاعت کے بھرپور جذبے سے لبّیک کہیں اور جو بھی فیصلہ، اُن کے خلاف یا اُن کے موافق ہو اُس پر بے اختیار پکار اُٹھیں کہ ہم نے سُنا اور اطاعت کی۔ایسے ہی لوگ دنیا اور آخرت میں فلاح پانے والے ہیں، اور کامیاب وہی ہیں جو اللہ اور رسولؐ کی فرماں برداری کریں، خوفِ الٰہی رکھیں اور اُس کے عذاب سے ڈرتے رہیں۔یہ منافق اللہ کے نام کی بڑی زور دار قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ آپؐ حکم کریں تو ہم گھروں سے نِکل کھڑے ہوں۔اِن سے کہیے کہ قسموں کی ضرورت نہیں، نہ کھاؤ، بس موقع پر اطاعت درکار ہوتی ہے اور ماضی میں تمھاری اطاعت کا حال تو سب پر عیاں ہے اور ہمیں تمھارے دلوں کی کیفیت معلوم ہے، تمھارے کرتُوتوں سے اللہ بے خبر نہیں ہے۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾

اے نبیؐ اِن سے کہیے کہ اللہ کے مطیع بنو اور رسُولؐ کی اطاعت پر راضی ہو جاؤ۔ لیکن اگر تم منہ موڑ کر چلو گے تو خوب سمجھ لو کہ رسولؐ پر صرف وہ ذمہ داری ہے جو اس پر ڈالی گئی ہے اور تم پر وہ ذمہ داری ہے جو تم پر ڈالی گئی ہے، اگر تم اُس کی اطاعت کرو گے تو خود ہی ہدایت پاؤ گے۔ رسُولؐ کی ذمّہ داری تو اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ وہ صاف صاف اللہ کا حکم پہنچادے ﴿۵۴﴾

اے نبیؐ اِن منافقین سے، جن کی سازشوں اور الزام تراشیوں کا پردہ چاک ہو گیا ہے کہیے کہ سیدھی طرح اللہ کے مطیع بنو اور رسُولؐ کی اطاعت پر راضی ہو جاؤ۔ لیکن اگر تم اب بھی راست روی سے منہ موڑ کر اپنی پرانی منافقانہ ڈگر پر چلو گے تو خوب سمجھ لو کہ رسولؐ پر صرف وہ ذمہ داری ہے جو اس پر ڈالی گئی ہے اور تم پر وہ ذمہ داری ہے جو تم پر ڈالی گئی ہے اگر تم اُس کی اطاعت کرو گے تو خود ہی ہدایت پاؤ گے۔ رسُولؐ کی ذمّہ داری تو اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ وہ صاف صاف اللہ کا حکم اور اُس کی مرضی تم تک پہنچادے۔

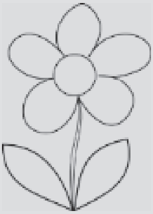

٦: اہلِ ایمان کو بشارت، جو منافقین بھی سُنیں

سُوْرَۃُ النُّوْر [آیات ۵۵ تا ۵۷]

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَ
لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى
لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ
اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ
شَيْـًٔا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ
اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَ
٧ع مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾

تم میں سے جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں، اُن کے ساتھ اللہ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ اُن کو اُسی طرح زمین میں اقتدار بخشے گا جس طرح اُن سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو عطا کر چکا ہے، اُن کے لیے اُن کے دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جمادے گا جس کو اُس نے اُن کے حق میں پسند کیا ہے، اور اُن کی حالتِ خوف کو امن سے بدل دے گا، پس وہ میری ہی بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی چیز کو میرا شریک نہیں ٹھہرائیں۔ اور جو اس کے بعد کفر کرے تو یقیناً ایسے ہی لوگ فاسق ہیں﴿۵۵﴾ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، اور رسولؐ کی اطاعت کرو، اُمید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا﴿۵۶﴾ جو لوگ کُفر کر رہے ہیں ان کے متعلق تم کو ہر گز یہ گمان نہ ہو کہ وہ زمین میں اللہ کو شکست دے دیں گے۔ اُن کا اصل ٹھکانا دوزخ ہے اور یقیناً وہ بڑا ہی بُرا ٹھکانا ہے﴿۵۷﴾ ع

تم میں سے جو لوگ صدق دل سے ایمان لائیں اور نیک اعمال سے ایمان کی گواہی پیش کریں، اُن کے ساتھ اللہ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ اُن کو اُسی طرح زمین میں اقتدار بخشے گا جس طرح اُن سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو عطا کر چکا ہے، اُن کے لیے اُن کے دین (یعنی محمد ﷺ کے لائے ہوئے اِس نظامِ زندگی اور تہذیب و تمدن یعنی دینِ اسلام) کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جمادے گا جس کو اُس نے (اللہ نے) اُن کے حق میں پسند کیا ہے، اور اُن کی حالتِ خوف کو امن سے بدل دے گا، پس وہ میری ہی بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی چیز کو میرا شریک نہیں ٹھہرائیں۔ اور جو اس کے بعد کُفر کرے تو یقیناً ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔ اے ایمان والو! پابندی وقت اور خشوع والی نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، اور رسولؐ کی اطاعت کرو، اُمید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔ زمین پر مقتدر طاقتیں اور جو لوگ دین اسلام سے کُفر کر رہے ہیں ان کے متعلق تم کو ہر گز یہ غلط فہمی اور گمان نہ ہو کہ وہ زمین میں اللہ کو شکست دے دیں گے۔ آخرت میں اُن کا اصل ٹھکانا آتشِ دوزخ ہے اور یقیناً وہ بڑا ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ ع

۲: واقعہ افک کے بعد اصلاحات

سُوْرَةُ النُّوْر [آیات ۵۸ تا ۶۱]

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ
مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَ الَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا
الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ
صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ
مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ؕ۫
ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَ لَا
عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ
بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۵۸ وَ اِذَا
بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا
كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ ۝۵۹ وَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا
يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ
يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَ
اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ۝۶۰ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى
الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّ
لَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ
اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآىِٕكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ .....

اے ایمان والو! تم سے تمھاری ملکیت کے غلاموں کو اور انھیں بھی جو تم میں سے بلوغت کو نہ پہنچے ہوں (اپنے آنے کی) تین وقتوں میں اجازت حاصل کرنی ضروری ہے۔ نماز فجر سے پہلے اور ظہر کے وقت جب کہ تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو اور عشا کی نماز کے بعد، یہ تینوں وقت تمھاری (خلوت اور) پردہ کے ہیں، ان وقتوں کے ماسوا نہ تم پر کوئی گناہ ہے اور نہ ان پر، تم سب آپس میں ایک دوسرے کے پاس بکثرت آنے جانے والے ہو، اللہ اس طرح کھول کھول کر اپنے احکام بیان فرما رہا ہے۔ اللہ پورے علم اور کامل حکمت والا ہے ﴿۵۸﴾ اور تمھارے بچے (بھی) جب بلوغت کو پہنچ جائیں تو جس طرح ان کے اگلے لوگ اجازت مانگتے ہیں انھیں بھی اجازت مانگ کر آنا چاہیے اللہ تعالیٰ تم سے اسی طرح اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی علم و حکمت والا ہے ﴿۵۹﴾ بڑی بوڑھی عورتیں جنھیں نکاح کی امید (اور خواہش ہی) نہ رہی ہو وہ اگر اپنے (سر پر سے) کپڑے اتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگار ظاہر کرنے والیاں نہ ہوں تاہم اگر ان سے بھی احتیاط رکھیں تو ان کے لئے بہت افضل ہے، اور اللہ سنتا اور جانتا ہے ﴿۶۰﴾ اندھے پر، لنگڑے پر، بیمار پر اور خود تم پر (مطلقاً) کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے گھروں سے کھا لو یا اپنے باپوں کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے......

اے ایمان والو! تم سے تمھاری ملکیت کے غلاموں کو اور انھیں بھی جو تم میں سے بلوغت کو نہ پہنچے ہوں (اپنے آنے کی) تین وقتوں میں اجازت حاصل کرنی ضروری ہے۔ نماز فجر سے پہلے اور ظہر کے وقت جب کہ تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو اور عشا کی نماز کے بعد، یہ تینوں وقت تمھاری (خلوت) اور پردہ کے ہیں، ان وقتوں کے ماسوا نہ تم پر کوئی گناہ ہے اور نہ ان پر، تم سب آپس میں ایک دوسرے کے پاس بکثرت آنے جانے والے ہو، اللہ اس طرح کھول کھول کر اپنے احکام بیان فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل حکمت والا ہے۔ اور تمھارے بچے (بھی) جب بلوغت کو پہنچ جائیں تو جس طرح ان کے اگلے لوگ اجازت مانگتے ہیں انھیں بھی اجازت مانگ کر آنا چاہیے اللہ تعالیٰ تم سے اسی طرح اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی علم و حکمت والا ہے۔ بڑی بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح کی امید (اور خواہش ہی) نہ رہی ہو وہ اگر اپنے سر پر سے کپڑا اتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگار ظاہر کر کے ریجھنے اور رجھانے کا کام کرنے والیاں نہ ہوں تاہم اگر وہ اِس رعایت سے بھی احتیاط رکھیں تو ان کے لئے بہت افضل ہے، اور اللہ تعالیٰ سنتا اور جانتا ہے۔ اندھے پر، لنگڑے پر، بیمار پر اور خود تم پر (مطلقاً) کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے گھروں سے کھالو یا اپنے باپوں کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے

اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ
بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ
بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا
مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ
عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ
اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى
اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً
طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦١﴾ ۸۶

یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا ان گھروں سے جن کی کنجیوں کے تم مالک ہو یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔ تم پر اس میں بھی کوئی گناہ نہیں کہ تم سب ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاؤ یا الگ الگ۔ پس جب تم گھروں میں جانے لگو تو اپنے گھر والوں کو سلام کر لیا کرو، یہ دعائے خیر ہے جو بابرکت اور پاکیزہ ہے اللہ کی طرف سے نازل شدہ، یوں ہی اللہ کھول کھول کر تم سے اپنے احکام بیان فرما رہا ہے تاکہ تم سمجھ لو ﴿۶۱﴾ ع

۷: اختتامیہ اہلِ ایمان کو رسول کی نصرت کی ہدایت

سُوْرَۃُ النُّوْر [آیات ۶۲ تا ۶۴]

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ
رَسُوْلِهٖ وَ اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ
لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا
اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ
لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمُ
اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٢﴾ لَا
تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ
كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ
فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ
اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ
يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ
مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ
مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَ يَوْمَ يُرْجَعُوْنَ
اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَ اللّٰهُ
٩ع بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٤﴾

مومن تو بس وہی ہیں جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کو صدقِ دل سے مانیں اور جب کسی اجتماعی کام کے موقع پر رسولؐ کے ساتھ ہوں تو اُن سے اجازت لیے بغیر نہیں جاتے، جو لوگ تم سے اجازت مانگتے ہیں اُن ہی کا اللہ اور اُس کے رسولؐ پر ایمان معتبر ہے، پس جب وہ اپنے کسی کام سے اجازت مانگیں تو جسے تم چاہو اجازت دے دیا کرو ایسے لوگوں کے حق میں اللہ سے دُعائے مغفرت بھی کر دیا نہ کرو، اللہ یقیناً غفور و رحیم ہے ﴿۶۲﴾ مسلمانو، اپنے درمیان رسولؐ کے بُلانے کو اِس طرح کا بلانا نہ جانو جیسا کہ تمھارا آپس میں ایک دُوسرے کو بلانا ہوتا ہے۔ اللہ تم میں سے انھیں خوب جانتا ہے جو نظر بچا کر چپکے سے سرک جاتے ہیں۔ (اہلِ ایمان کو) ڈرنا چاہیے کہ رسولؐ کے حکم کی خلاف ورزی کی وجہ سے وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آ جائے ﴿۶۳﴾ خبردار رہو، آسمان و زمین جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے۔ تم جس روِش پر بھی ہو اللہ اُس کو بخوبی جانتا ہے۔ جس روز لوگ اُس کی طرف پلٹائے جائیں گے اُنھیں بتا دیا جائے گا کہ وہ کیا کچھ کر کے آئے ہیں۔ اور اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے ﴿۶۴﴾ ع

مومن تو بس وہی ہیں جو اللہ اور اُس کے رسُولؐ کو صدقِ دل سے مانیں اور جب کسی
اجتماعی کام کے موقع پر رسُولؐ کے ساتھ ہوں تو اُس سے اجازت لیے بغیر نہیں
جاتے، جو لوگ بلا اجازت چپکے سے کھسک جانے کے بجائے تم سے اجازت مانگتے ہیں اُن
ہی کا اللہ اور اُس کے رسُولؐ پر ایمان معتبر ہے، پس جب وہ اپنے کسی کام سے اجازت
مانگیں تو جسے تم مناسب چاہو اجازت دے دیا کرو اور مبادا کہ اُنھوں نے عزیمت کے
خلاف بغیر کسی معقول عذر کے اجازت مانگی ہو ایسے لوگوں کے حق میں اللہ سے دُعائے
مغفرت بھی کر دیا نہ کرو، اللہ یقیناً غفور و رحیم ہے۔ مسلمانو، اپنے درمیان رسُولؐ کے
بُلانے کو اِس طرح کا بلانا نہ جانو جیسا کہ تمھارا آپس میں ایک دُوسرے کو بلانا ہوتا ہے، کہ
چاہے تو لبّیک کہو اور جاؤ اور چاہے تو نہ جاؤ۔ اللہ تم میں سے انھیں خوب جانتا ہے جو
رسولؐ کے بلانے پر نظر بچا کر چپکے سے سرک جاتے ہیں۔ اے ایمان والو، تم کو اور
قیامت تک آنے والے اہلِ ایمان کو ڈرنا چاہیے کہ رسُولؐ کے حکم کی خلاف ورزی کی
وجہ سے وہ کسی انتشار، زوالِ امت یا غیروں کے ظالمانہ تسلط کے فتنے میں گرفتار نہ ہو
جائیں یا ان پر آسمانی دردناک عذاب نہ آ جائے۔ خبردار رہو، آسمان و زمین میں جو کچھ ہے
اللہ ہی کا ہے۔ تم جس روِش پر بھی ہو اللہ اُس کے ظاہر و باطن کو بخوبی جانتا ہے۔ جس
روز لوگ اُس کی طرف پلٹائے جائیں گے اُنھیں بتا دیا جائے گا کہ وہ کیا کچھ کر کے آئے
ہیں اور دلوں کا حال جاننے والا اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ ۶۴